عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عربی کا معلّم

سوم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خاں رحمۃ اللہ علیہ

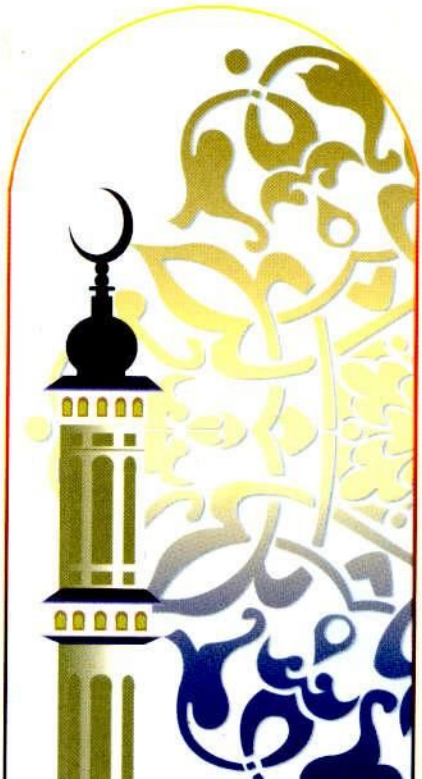

مکتبۃ البشریٰ

کراچی۔ پاکستان

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمّل مجموعہ

عَربی کا معلِّم

مؤلفہ

مولوی عبد الستار خان

حصّۂ سوم

ناشر

مکتبۃ البشریٰ
للطباعۃ والنشر

کتاب کا نام : عربی کا معلّم (حصّہ سوم)
مؤلف : مولوی عبدالستار خان
تعداد صفحات : ۲۰۰
قیمت برائے قارئین : =/۵۰ روپے
سن اشاعت : ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء
ناشر : مکتبۃ البشریٰ
چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان
فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739
فیکس نمبر : +92-21-4023113
ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk
ای میل : al-bushra@cyber.net.pk
ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170
مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313
المصباح، ۱۶-اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210
بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926
دارالاخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلّم حصّۂ سوم جدید

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصّہ چھبیسویں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

عنوان	صفحہ
دیباچۂ کتاب	۷
ہدایات	۹
اشارات	۱۰
الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالعِشْرُوْنَ	
أَقْسَامُ الْفِعْلِ	۱۱
مشق نمبر ۲۷	۱۵
الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالعِشْرُوْنَ	
تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے	۱۶
۱۔ تخفیف کے قاعدے	۱۶
۲۔ اِدغام کے قاعدے	۱۷
۳۔ تعلیل کے قاعدے	۱۸
مستثنیات	۲۰
الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالعِشْرُوْنَ	
اَلْمَهْمُوْزُ	۲۲
(۱) مِنَ الثُّلاثِّي الْمُجَرَّدِ	۲۲
(۲) مِنَ الثُّلاثِّي الْمَزِيْد	۲۲
سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۶	۲۸
مشق نمبر ۲۸	۳۰
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۳۲
ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو	۳۳

عنوان	صفحہ
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۳۴
سوالات نمبر ۱۳	۳۵
الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالعِشْرُوْنَ	
اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ	۳۷
مِنَ الثُّلاثِّي الْمُجَرَّدِ	۴۰
مِنَ الثُّلاثِّي الْمَزِيْدِ	۴۱
سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۷	۴۲
مشق نمبر ۲۹	۴۴
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۴۷
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۴۸
سوالات نمبر ۱۴	۵۰
الدَّرْسُ الثَّلاثُوْنَ	
اَلْمُعْتَلُّ	۵۱
تصريف المثال الواوي من الثلاثي المجرد	۵۴
من الثلاثي المزيد	۵۴
سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۸	۵۵
مشق نمبر ۳۰	۵۶
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۵۸
ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو	۵۹
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۶۱

عنوان	صفحہ
الدَّرْسُ الحَادِيْ الثَّلَاثُوْنَ	
اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ	۶۳
سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۹	۶۸
مشق نمبر ۳۱	۶۹
نَصِيْحَةٌ مِنَ الوَالِدِ لِوَلَدِهٖ	۷۰
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۷۱
عربی میں ترجمہ کرو	۷۲
خالی جگہ پر کرو	۷۳
ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو	۷۴
الدَّرْسُ الثَّاني و الثَّلَاثُوْنَ	
اَلْفِعْلُ النّاقص	۷۵
تصريف الفعل الماضي من الناقص	۷۵
ماضیٔ ناقص کے تغیّرات	۷۶
تصريف المضارع المعروف من الناقص	۷۷
مضارع ناقص کے تغیّرات	۷۸
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۰	۷۹
مشق نمبر ۳۲	۸۰
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۸۱
عربی میں ترجمہ	۸۲
ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو	۸۳
الدَّرْسُ الثَّالِثُ و الثَّلَاثُوْنَ	
أفعال الناقصة مع عواملها	۸۵
اِسْمُ الْفَاعِلِ	۸۷

عنوان	صفحہ
اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	۸۷
اِسْمُ الظَّرْفِ	۸۷
اِسْمُ الْاٰلَةِ	۸۷
اِسْمُ التَّفْضِيْلِ	۸۷
الصَّرف الصَّغير من النَّاقص للثُّلاثي المزيد	۸۸
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱	۸۹
مشق نمبر ۳۳	۹۱
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۹۳
اشعار	۹۴
الدَّرْسُ الرَّابِعُ و الثَّلَاثُوْنَ	
اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَأَى	۹۵
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۲	۹۸
مشق نمبر ۳۴	۹۹
اشعار	۱۰۰
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۱۰۰
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۱۰۱
كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلٰى وَلَدِهٖ	۱۰۲
الدَّرْسُ الخَامِسُ و الثَّلَاثُوْنَ	
بقيّة أبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ	۱۰۳
سلسلۂ الفاظ ۳۳	۱۰۴
مشق نمبر ۳۵	۱۰۴
كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى أَبِيْهِ	۱۰۵
سوالات نمبر ۱۵	۱۰۶

عنوان	صفحہ
الدَّرْسُ السَّادِسُ والثَّلَاثُوْنَ	
خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ	۱۰۸
۱۔ باب أَفْعَلَ	۱۰۹
۲۔ باب فَعَّلَ	۱۰۹
۳۔ باب فَاعَلَ	۱۱۰
۴۔ باب تَفَاعَلَ	۱۱۱
۵۔ باب تَفَعَّلَ	۱۱۱
۶۔ باب اِنْفَعَلَ	۱۱۲
۷۔ باب اِفْتَعَلَ	۱۱۲
۸،۹۔ باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ	۱۱۲
۱۰۔ باب اِسْتَفْعَلَ	۱۱۳
۱۱۔ باب اِفْعَوْعَلَ	۱۱۳
۱۲۔ باب اِفْعَوَّلَ	۱۱۳
ابواب رباعی مجرد ومزید فیہ	۱۱۴
۱۔ باب فَعْلَلَ	۱۱۴
۲۔ باب تَفَعْلَلَ	۱۱۴
۳۔ باب اِفْعَلَلَّ	۱۱۴
۴۔ باب اِفْعَنْلَلَ	۱۱۴
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱	۱۱۵
مشق نمبر ۳۴	۱۱۶
الدَّرْسُ السَّابِعُ والثَّلَاثُوْنَ	
اَلْأَفْعَالُ التَّامَّةُ والنَّاقِصَةُ	۱۱۷
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۵	۱۲۱
مشق نمبر ۳۷	۱۲۲

عنوان	صفحہ
مشق نمبر ۳۸	۱۲۳
مشق نمبر ۳۹	۱۲۴
مشق نمبر ۴۰: عربی میں ترجمہ کرو	۱۲۵
الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ	
اَلْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ	۱۲۶
مشق نمبر ۴۱	۱۳۰
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۶	۱۳۲
مشق نمبر ۴۲	۱۳۴
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۱۳۵
مشق نمبر ۴۳	۱۳۶
مشق نمبر ۴۴: عربی میں ترجمہ کرو	۱۳۷
الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ	
أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ	۱۳۸
مشق نمبر ۴۵	۱۳۹
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۷	۱۴۰
مشق نمبر ۴۶	۱۴۱
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۱۴۲
مشق نمبر ۴۷	۱۴۲
اشعار	۱۴۳
الدَّرْسُ الْأَرْبَعُوْنَ	
۱. أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ	۱۴۴
۲. صِيْغَتَا التَّعَجُّبِ	۱۴۵
مشق نمبر ۴۸	۱۴۷
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۸	۱۴۸

عنوان	صفحہ
مشق نمبر ۴۹	۱۴۸
مِنَ الْقُرْاٰنِ	۱۴۹
مشق نمبر ۵۰: اردو سے عربی میں ترجمہ کرو	۱۵۰
مشق نمبر ۵۱: كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى أَبِيْهِ	۱۵۱
سوالات نمبر ۱۶	۱۵۳
الدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
اَلضَّمَائِرُ	۱۵۶
الضَّمِيْرُ البارِزُ والمُسْتَتِرُ	۱۵۸
نُوْنُ الْوِقَايَةِ	۱۵۹
ضَمِيْرُ الشَّأْنِ	۱۵۹
ضمیر فاصل	۱۶۰
مشق نمبر ۵۲	۱۶۰
مشق نمبر ۵۳	۱۶۱
سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹	۱۶۲
مشق نمبر ۵۴	۱۶۲
الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
اَلْمَوْصُوْلَاتُ	۱۶۴
مشق نمبر ۵۴	۱۶۷
سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۰	۱۶۹
مشق نمبر ۵۵	۱۷۰
مشق نمبر ۵۶: مِنَ القُراٰنِ	۱۷۲
مشق نمبر ۵۷	۱۷۲

عنوان	صفحہ
مشق نمبر ۵۸: اردو سے عربی بناؤ	۱۷۵
سوالات نمبر ۱۷	۱۷۶
الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُوْنَ	
إِعْرَابُ الِاسْمِ	۱۷۸
۱۔ اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ	۱۷۸
۲۔ اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ	۱۷۹
۳۔ اَلْمَفْعُوْلُ لَهٗ یا اَلْمَفْعُوْلُ لِأَجْلِهٖ	۱۷۹
۴۔ اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ یا اَلظَّرْفُ	۱۷۹
۵۔ اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ	۱۸۰
۶۔ اَلْمُسْتَثْنٰی بِـ "إِلَّا" (إِلَّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)	۱۸۰
۷۔ اَلْحَالُ	۱۸۱
۸۔ اَلتَّمْيِيْزُ	۱۸۲
۹۔ اَلْمُنَادٰی	۱۸۳
۱۰۔ المنصوبُ بـ "لَا" لِنَفْيِ الْجِنْسِ	۱۸۴
سلسلۂ الفاظ نمبر ۴۱	۱۸۵
مشق نمبر ۵۹	۱۸۶
مشق نمبر ۶۰	۱۹۰
مشق نمبر ۶۱	۱۹۳
مشق نمبر ۶۲: مِنَ الْقُرْاٰنِ	۱۹۴
مشق نمبر ۶۳: مَكْتُوْبٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى عَمِّهٖ	۱۹۷

دیباچۂ کتاب

الحمد للّٰہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبي بعدہٗ.

اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے کتاب ''تسہیل الادب فی لسان العرب'' الملقب بہ ''عربی کا معلّم'' کا تیسرا حصّہ بھی شائع ہوگیا **فللّٰہ الحمد ولہ الشکر!**

دوسال ہوئے کتابِ مذکور کے دو حصّے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے، لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصّے کی اشاعت میں خلافِ توقع بہت زیادہ تاخیر ہوگئی۔

محض فضلِ خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی، ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھا یا پڑھایا، وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہوگیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آ گئے اور آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، کیونکہ یہ انہی کے زور دار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانہ میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخلِ نصاب کرنے کیلئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کیلئے نہ ہوسکا، باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہلِ علم مبصرین وطالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبۂ سندھ کے محکمۂ تعلیم نے اسے ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل کرلیا ہے۔ بمبئی، حیدر آباد، یوپی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہورہی ہے۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ عربی کے علمِ صرف میں أفعال و أسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک

دشوار گذار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرزِ قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت کی طرح رٹوایا جاتا ہے، یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضییعِ اَوقات کا موجب ہے جس کا متحمّل ہر ایک طالب علم نہیں ہوسکتا، اسی لیے طرزِ جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصّہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے طالبِ عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے، جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔

اس تیسرے حصّے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔

اس حصّے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادبِ عربی کی تعلیم میں، قواعد کا حصّہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصّہ بھی نہ ہوگا، تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔ اس تیسرے حصّے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائے گی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصّہ سمجھ کر پڑھ سکے گا، احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکے گا، عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لے گا، مگر یہ استعداد اسی وقت ہوسکتی ہے جب کہ خود معلّم میں یہ لیاقت بوجہ احسن موجود ہو، یا طالب علم میں بذاتِ خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصّے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے۔ چوتھے حصّے میں اسمائے عدد کا مفصّل بیان، حروف کی باریکیاں، علمِ صرف ونحو کی اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیں گے۔

واللّٰہ الموفق والمستعان

خادمِ افضل اللّسان

عبدالستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختۂ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں، پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصّہ حفظ ہو جائے گا، مگر اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ خود حضراتِ معلّمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصّۂ سوم میں بآسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حصّۂ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں، ہوشیار معلّم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصّہ پچھلی معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو، اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جس کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا، یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

۱۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (جـ) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے، اور معتلِ واوی و یائی کی طرف ''واؤ'' اور ''یا'' سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مِـنْ، عَـنْ، بِ، اِلٰـی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ''یعنی'' یا برابر کے لیے یہ نشان (=)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عربی کا معلّم حصّہ سوم

اَلدَّرۡسُ السَّادِسُ وَالعِشۡرُوۡنَ

اَقۡسَامُ الۡفِعۡلِ

۱۔ عزیز طالبین! تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں افعال ثلاثی مجرد ومزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں، وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے۔ مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن یَفۡعُلُ اور امر کا وزن اِفۡعَلۡ اور اُفۡعُلۡ ہے تو ضَرَبَ یَضۡرِبُ اِضۡرِبۡ، سَمِعَ یَسۡمَعُ اِسۡمَعۡ اور کَرُمَ یَکۡرُمُ اُکۡرُمۡ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا، مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصّے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں، جیسے: کَانَ (ماضی) یَکُوۡنُ (مضارع) کُنۡ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ= فَعَلَ، یَکُوۡنُ اصل میں یَکۡوُنُ= یَفۡعُلُ اور کُنۡ اصل میں اُکۡوُنۡ= اُفۡعُلۡ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ عربی افعال اور اسمائے مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیّرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:

۱.	فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهُ	شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ	حَسُنَ الْبَيْتُ.
۲.	أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً	سَأَلَ التِّلْمِيذُ الْمُعَلِّمَ	قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا.
۳.	عَدَّ[۱] الرَّاعِي[۲] غَنَمَهُ[۳]	فَرَّ[۴] الْمَسْجُونُ	شَدَّ[۵] الْوَلَدُ الْكَلْبَ.
٤.	وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا	قَالَ الرَّسُولُ حَقًّا	رَمٰى[۶] أَحْمَدُ الْكُرَةَ.
٥.	وَعٰى[۷] رَشِيدٌ دَرْسَهُ	وَقٰى[۸] مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ	طَوٰى[۹] زَيْدٌ كُرَّاسَةً.

تنبیہ ۱: بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصّہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو **فعلِ صحیح** بھی کہتے ہیں اور **فعل سالم** بھی۔

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حروف صحیح ہیں، اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیّر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲: پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

۱۔ گِنا [شمار کیا] ۲۔ چرواہا ۳۔ بکریاں ۴۔ بھاگا ۵۔ باندھا ۶۔ پھینکا
۷۔ یاد رکھا ۸۔ بچایا ۹۔ لپیٹا، طے کیا

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئے گا، ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو مہموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب متحرک ہو (اَ، اِ، اُ) یا جزم والا ہو: فَـاْ تو اس الف کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔ (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عَـدَّ اصل میں عَـدَدَ ہے، دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو مضاعف کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں، کسی کے درمیان میں، اور کسی کے آخر میں۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو معتل کہلاتے ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں:

حرفِ علت فا کلمہ کی جگہ ہو تو معتل الفاء یا مثال کہتے ہیں، جیسے وَجَدَ.

عین کلمہ کی جگہ ہو تو معتل العین یا اجوف کہتے ہیں، جیسے قَالَ.

اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتل اللام یا ناقص کہتے ہیں، جیسے رَمٰی.

تنبیہ ۴: یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے[1] بلکہ ''واؤ'' یا ''یا'' سے بدلا ہوا ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمٰی اصل میں رَمَیَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع یَـرْمِیْ اور مصدر رَمْیٌ ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَابٌ ہے۔

---

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو! ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علت نظر آئے گا، ایسے فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لفیفِ مفروق ہے کیونکہ دونوں حروفِ علت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی ڈال دی ہے، تیسرا فعل لفیفِ مقرون ہے کیونکہ دونوں حرفِ علت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵: تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا، پس أَكْرَمَ بروزن أَفْعَلَ مہموز نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں ہمزہ فا، عین اور لام سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو، تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو انکی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ہمزہ اور ایک ''را'' زائد ہے، تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ سالم ۲۔ غیر سالم

سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ ہمزہ، نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ مہموز: جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: أَمَرَ

۲۔ مضاعف: جس کا عین اور لام ایک جنس کا ہو: عَدَّ

۳۔ مثال: جس کا فا کلمہ حرف علت ہو: وَعَدَ

۴۔ اجوف: جس کا عین کلمہ حرف علت ہو: قَالَ

۵۔ ناقص: جس کا لام کلمہ حرف علت ہو: رَمٰی

۶۔ لفیف: جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں، اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰی، اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علت ہو تو لفیف مقرون: طَوٰی.

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶: ہوسکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔ أَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی اور معتل بھی۔

تنبیہ ۷: یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُوْ[۱]	ذَهَبُوْا	وَهَبَ[۲]
عَزَّ[۳]	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ[۴]	تَقَوَّلَ[۵]	سُئِلَتْ[۶]	تَوَلّٰی[۷]
يَقُصُّ[۸]	مَلَأَ[۹]	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا[۱۰]	يَكُوْنُ
لَيَسْمَعُنَّ	أَدَبٌ	رَأْسٌ	عَزِيْزٌ	مَمْلُوْءٌ[۱۱]	غَيُوْرٌ[۱۲]
اَلْقَاضِيْ	مَوْعُوْدٌ[۱۳]	مَدْعُوٌّ[۱۴]	مَنْصُوْرٌ	وَلِيٌّ[۱۵]	يَسِيْرٌ[۱۶]

۱۔ وہ بلاتا ہے۔ ۲۔ اس نے عطا کیا۔ ۳۔ عزت والا ہوا۔ ۴۔ اس نے وضو کیا۔
۵۔ اس نے بات گھڑ لی۔ ۶۔ وہ پوچھی گئی۔ ۷۔ دوست رکھا۔ ۸۔ وہ قصہ بیان کرتا ہے۔
۹۔ اس نے بھرا۔ ۱۰۔ وہ قریب ہوا۔ ۱۱۔ بھرا ہوا۔ ۱۲۔ غیرت مند۔
۱۳۔ وعدہ کیا ہوا۔ ۱۴۔ بلایا ہوا۔ ۱۵۔ والی، وارث، دوست۔ ۱۶۔ آسان، تھوڑا سا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالعِشْرُوْنَ

تغیّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

۱۔ غیر سالم الفاظ میں اہلِ زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل اور تکلّف محسوس ہوا تو انھوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے لفظ میں کسی قدر تغیّر کر دیا۔

۲۔ تغیّر تین قسم سے ہوتا ہے:

۱۔ تخفیف: ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: أَءْمَنَ سے اٰمَنَ، أُءْخُذُ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیّر مہموز میں ہوا کرتا ہے)۔

۲۔ اِدغام: دو ہم جنس یا ہم مخرج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیّر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ تعلیل: کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیّر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، اِدغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیے جاتے ہیں تا کہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کرلو، آئندہ موقع موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ ۱: کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے

مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتحہ ہوتو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمّہ ہوتو واو سے اور کسرہ ہوتو یا سے بدلنا چاہیے۔

أَءْمَنَ سے اٰمَنَ[۱] کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے۔

أُءْمَنُ سے اُوْمِنُ[۲] کیونکہ ضمّہ کو واو سے مناسبت ہے۔

إِءْمَانٌ سے إِيْمَانٌ[۳] کیونکہ کسرہ کو یا سے مناسبت ہے۔

قاعدہ ۲: ہمزہ ساکن کے ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہوتو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، جیسے يَأْمُرُ کو يَاْمُرُ، يُؤْمِنُ کو يُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ کو مِيْذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱: یہ دونوں قاعدے مہموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲: اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ (ُ) کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو یا، یا اس کے دندانہ لکھنے کا دستور ہے: يُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ[۴] یہ واو اور یا بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحہ کے بعد ہمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں: يَأْمُرُ یا يَاْمُرُ.

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہوتو اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: اٰ، اگرچہ کبھی ءَا اور ءٰ بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ اِدغام کے قاعدے

قاعدہ ۱: ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہوتو

---

۱ اس نے ایمان لایا۔ ۲ میں ایمان لاتا ہوں۔ ۳ ایمان لانا۔ مان لینا ۴ اذان دینے کی جگہ

لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ.

قاعدہ ۲: دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ.

تنبیہ ۴: مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: سَبَبٌ (سبب) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد، اعانت) میں اِدغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ ۳: اگر مُتَجَانِسَيْنَ (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن، تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے مُتَجَانِسَيْنَ میں باہم اِدغام کر دیتے ہیں: يَمْدُدُ سے يَمُدُّ پھر يَمُدُّ.

تنبیہ ۵: رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ.

تنبیہ ۶: مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷: اِدغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ ۱: فتحہ کے بعد واو اور یا متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ، اَوِ، اَوُ اور اَيَ، اَيِ اور اَيُ سے ا ہو جاتا ہے:

قَوَ – لَ سے قَا – لَ = قَالَ خَوِ – فَ سے خَا[۱] – فَ = خَافَ

بَيَ – عَ سے بَا[۲] – عَ = بَاعَ نَيِ – لَ سے نَا[۳] – لَ = نَالَ

دَ – عَوَ سے دَ[۴] – عَا = دَعَا رَ – مَيَ سے رَ[۵] – مٰی = رَمٰی

۱ خَاف ڈرنا ۲ بَاع بیچنا ۳ نَال پانا ۴ دَعَا بلانا ۵ رَمٰی پھینکنا

طَوُ – لَ سے طَا – لَ = طَالَ　　يَخُـ – شَيُ سے يَخُـ – شٰى = يَخْشٰى[1]

تنبیہ ۸: یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے، مگر اٰيُ صرف مضارع میں آتا ہے۔

قاعدہ ۲: اُوِ اور اُيِ سے اِيُ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اِيُ سے بھی اِيُ بن جاتا ہے:

قُوِ – لَ سے قِيُـ – لَ = قِيْلَ

بُيِـ – عَ سے بِيُـ – عَ = بِيْعَ

يَرُ – مِيُ سے يَرُ – مِيُ = يَرْمِيُ (مضارع از رَمٰى)

تنبیہ ۹: یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر يُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ ۳: کسرہ کے بعد واو مفتوح کو یا سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِيَ بنا لیتے ہیں:

رَضِوَ سے رَضِيَ، دُعِوَ سے دُعِيَ (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ ۴: کسرہ کے بعد واو ساکن کو یا سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اِوْ سے اِيْ ہوجاتا ہے:

اِوْ – جَلُ سے اِيْـ – جَلُ = اِيْجَلُ (امراز وَجَلَ: ڈرنا)

مِوْ – زَانٌ سے مِيْـ – زَانٌ = مِيْزَانٌ (ترازو)

قاعدہ ۵: ضمّہ کے بعد یا ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُيْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:

مُيْـ – سِرٌ سے مُوْ – سِرٌ (تونگر)

يُـيْـ – قِظُ سے يُوْ – قِظُ (مضارع از أَيْقَظَ: بیدار کرنا، جگانا)

تنبیہ ۱۰: قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

---

[1] وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا، اس کا ماضی خَشِيَ ہے

قاعدہ ۶: اَوُوْ اور اَیُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے:

دَ – عَوُوْا سے دَ – عَوْا = دَعَوْا رَ – مَیُوْا سے رَ – مَوْا = رَمَوْا

یَرْ – ضَیُوْ – نَ سے یَرْ – ضَوْ – نَ = یَرْضَوْنَ

قاعدہ ۷: اَوُوْ اور اِیُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:

سَـ – رُوُوْا سے سَـ – رُوْا = سَرُوْا رَ – ضِیُوْا سے رَ – ضُوْا = رَضُوْا

یَدْ – عُوُوْ – نَ سے یَدْ – عُوْ – نَ = یَدْعُوْنَ

یَر – مِیُوْ – نَ سے یَرْ – مُوْ – نَ = یَرْمُوْنَ

قاعدہ ۸: سکون کے بعد واو مضموم ہوتو اس کا ضمّہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں:

یَقُوْ – لُ سے یَقُوْ – لُ = یَقُوْلُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ ۹: سکون کے بعد یا مکسور ہوتو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں:

یَبِیْـ – عُ سے یَبِیْـ – عُ = یَبِیْعُ (مضارع از بَاعَ)

قاعدہ ۱۰: سکون کے بعد واو یا یا مفتوح ہوتو اُن کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کرکے واو اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں:

یَخْوَ – فُ سے یَخَا – فُ = یَخَافُ (مضارع از خَافَ)

یَنْیَـ – لُ سے یَنَا – لُ = یَنَالُ (مضارع از نَالَ)

مستثنیات

۱۔ اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدۂ تعلیل نمبر ۱ اور نمبر ۱۰ سے مستثنیٰ ہیں:

عَوِرَ یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)

۲۔ اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ یا ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِيَ يَسْوٰى (برابر ہونا)

۳۔ باب اِفْعَلَّ میں واو اور یا ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ يَسْوَدُّ، اِبْيَضَّ يَبْيَضُّ.

۴۔ باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ يَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)

۵۔ اسم الآلہ اور اسم التفضیل بھی تغیّر سے مستثنیٰ ہیں:

مِقْوَلٌ، مِبْيَعٌ، أَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ ۱۱: فاعل کے وزن میں عین کی جگہ ''واو'' یا ''یا'' آجائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَايِعٌ سے بَائِعٌ.

قاعدہ ۱۲: باب اِفْتَعَلَ میں فا کی جگہ واو آجائے تو اس کو تا سے بدل کر تا میں اِدغام کر دیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتَّصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ ۱۳: مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا یا، تو انہیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے:

إِرْضَاوٌ سے إِرْضَاءٌ (راضی کرنا) إِلْقَايٌ سے إِلْقَاءٌ (ڈالنا)

سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان) بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)

تنبیہ ۱۱: تعلیل کے مزید دو قاعدے درس (۳۰) میں، اور دو قاعدے درس (۳۱) میں لکھے جائیں گے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ

(۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
أَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	أَمَلٌ [۱]
أَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِئْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	أَثَرٌ [۲]
أَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِئْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	أُلْفَةٌ [۳]
أَدُبَ (ک)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	أَدِيْبٌ		أَدَبٌ [۴]

تنبیہ ۱: جن لفظوں میں تغیّر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیّر ہوسکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْد

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اٰلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	اٰلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	إِيْلَافٌ (ل) [۵]
أَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيْفٌ (ج) [۶]

۱ اُمید کرنا ۲ نقل کرنا ۳ خوگر ہونا، مانوس ہونا ۴ ادیب ہونا
۵ خوگر بنانا ۶ جمع کرنا، دلجوئی کرنا

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
اَلَفَ	يُؤَالِفُ	اِلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [۱]
تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفْ	مُتَأَلِّفٌ	مُتَأَلَّفٌ	تَأَلُّفٌ [۲]
تَالَفَ	يَتَالَفُ	تَالَفْ	مُتَالِفٌ	مُتَالَفٌ	تَالُفٌ [۳]
اِئْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِئْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِئْتِلَافٌ [۴] (ل)
اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ [۵] (ج)

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسما میں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ آیا ہے اس لیے انہیں مہموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: سَأَلَ میں، تو اسے مہموز العین اور لام کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: قَرَأَ میں، تو اسے مہموز اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیّر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مہموز الفاء ہیں، اس لیے ہر لفظ میں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں فا کلمہ کی جگہ ہمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علت (الف، یا، واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیّر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیّر نظر آ رہا ہے: اُوْمُلْ، اِیْشِرْ، اِیْلَفْ اور اُوْدُبْ میں ہمزہ کی جگہ ''واو'' یا ''یا'' موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو: چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء ہیں اس لیے فا کلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے، اور یہ الفاظ اصل میں

۱ باہم الفت کرنا ۲ اکٹھا ہونا ۳ اکٹھا ہونا ۴ متحد ہونا ۵ اُلفت چاہنا

أُءْمُلُ، اِءْثِرُ، اِءْلَفُ اور أُءْدُبُ ہوں گے۔

پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھے دو ہمزے آ گئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واو اور یا سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ۱: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آ جائے تو امر کا ہمزۂ وصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ہمزۂ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَـأْمُـلُ، وَأْثِـرُ، وَأْلَفُ، ثُمَّ أْدُبُ.

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں، پہلی ہی سطر میں باب أَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں اَلَفَ (ماضی)، اِلْفُ (امر) اور إِيْلَافٌ (مصدر) میں تغیّر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہموز الفاء ہیں اس لیے اَلَفَ اصل میں أَءْلَفَ بروزن أَفْعَلَ، اِلْفُ اصل میں أَءْلِفُ بروزن أَفْعِلُ، اور إِيْلَافٌ اصل میں إِءْلَافٌ بروزن إِفْعَالٌ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور یا سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں! اور آگے بڑھو، دیکھو! دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اَلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں اَلَفَ گذرا ہے اور اس میں تغیّر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیّر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، اگر اس کو ءَالَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اُترتا ہے، اس میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اَلَفَ میں الف ہمزۂ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے۔ (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا! اور آگے بڑھیں، چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَافٌ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ یا نظر آتی ہے، کیونکہ اصل میں اِءْتَلَفَ، اِءْتَلِفْ اور اِءْتِلَافٌ ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھے ہوجانے کی وجہ سے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزۂ اصلیہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲: یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزۂ وصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ، ثُمَّ اجْتَنَبَ. اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیّر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو ہمزۂ وصل ساقط ہوجانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَائْتَلَفَ، اسکو وَأْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدۂ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیّر ہوسکتا ہے، اگرچہ گردان میں تغیّر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیّر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: یَأْمُلُ کو یَامُلُ، یُؤْلِفُ کو یُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِیْلَافٌ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے (ج) لکھا گیا ہے جس سے تغیّرِ جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح (ل) لکھ کر تغیّرِ لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کیے گئے ہیں، آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مہموز الفاء میں تغیّر کے یہی دو قاعدے قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں، ان

کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:

الف: أَمَلَ رَشِيْدٌ نَجَاحَهُ.	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ.	اُوْمُلْ يَا زَيْدُ! نَجَاحَكَ.
ب: أَخَذَ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ.	يَأْخُذُ رَشِيْدٌ كِتَابَهُ.	خُذْ يَا زَيْدُ! كِتَابَكَ.
ج: أَكَلَ رَشِيْدٌ تَمْرَةً.	يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً.	كُلْ يَا زَيْدُ! سَفَرْجَلَةً.
د: أَمَرَ رَشِيْدٌ بِالْحَقِّ.	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ.	مُرْ يَا زَيْدُ! بِالْحَقِّ.
ہ: اِئْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ.	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ.	اِئْتَلِفْ يَا زَيْدُ! مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ.
و: اِتَّخَذَ[1] خَلِيْلٌ مُحَمَّدًا صَدِيْقًا.	يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا صَدِيْقًا.	اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ! كِتَابَكَ أَنِيْسًا.[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں، صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اُوْمُلْ جو اصل میں اُءْمُلْ ہے اس میں قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔

مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزۂ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض [بجائے] سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔

جب اصلی ہمزہ جو ساکن تھا حذف ہوگیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزۂ وصل کی

---

[1] بنالینا، اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہوجائے۔ دوست، ساتھی

ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہوگیا۔ (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱) یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے۔

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ.

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کرلو۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا ہمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا ہمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو! پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِيْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدلا گیا ہے، مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بے شک اِيْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے، وہ أَلِفَ سے بنا ہے اور یہ أَخَذَ سے۔

اتنا سنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں! ٹھیک ہے، مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تا میں اِدغام کردیا گیا ہے، اسی لیے اِيْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔

اس کی گردان اس طرح ہوگی: اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ.

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:

قاعدۂ تخفیف نمبر (۳) أَخَذَ، أَكَلَ اور أَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، كُلْ اور مُرْ ہوگا۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) أَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کو تا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تا میں اِدغام کرکے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے۔

تنبیہ ۴: یہ قاعدہ صرف أَخَذَ کے مادّے کے لیے مخصوص ہے، اور مادّوں میں وہی اِيْتَلَفَ

کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ ۵: مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا، صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جب کہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے: یَسْأَلُ سے یَسَلُ اور اِسْأَلْ سے سَلْ.

تنبیہ ۶: پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶) اِفْعَلَّ (۸) اِفْعَالَّ (۹) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷: سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ک اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔

دیکھو ذیل میں پہلا لفظ ''أَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا'' لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ أَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں: نقل کرنا۔

اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لے جا کر اٰثَرَ (دراصل أَءْثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے: ایثار کرنا، ترجیح دینا۔

اور جب دوسرے باب پر لے جا کر أَثَّرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہوں گے: اثر کرنا۔

اور جب اس أَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر تَأَثَّرَ بنا لیں تو اس کے معنی ہوں گے: اثر قبول کرنا۔

أَثَـــرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار! کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	أَجَـرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا
أَخَـذَ (ن) پکڑنا، لینا (مَـعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا	أَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
أَتٰى (يَأْتِيْ) آنا	اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا
أَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا، الگ ہوجانا	أَجِيْرٌ مزدور
حُلُمٌ بلوغت	خَصَاصَةٌ حاجت مندی، مفلسی
أَسْرَفَ (۱) بے جا خرچ کرنا، حد سے بڑھنا	اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا، التماس کرنا
أَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا، فرماں برداری کرنا
أَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا	خَسِيَ (س) دور ہونا، دھتکارا جانا
شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا (شِئْتَ) تو نے چاہا	عَفَا (يَعْفُوْ) معاف کرنا
هَنَأَ (ف) خوش گوار ہونا (۲) مبارک باد کہنا	أَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
رِئَةٌ (جـ رِئَاتٌ) پھیپھڑا	رَغَدًا بافراغت
سِيْجَارَةٌ (جـ سِيْجَارَاتٌ) سگریٹ	سَلَّةٌ (جـ أَسْلَالٌ) ٹوکری
صَبِيٌّ (جـ صِبْيَانٌ) بچہ	عَاطِفَةٌ (جـ عَوَاطِفُ) عنایت، جذبہ
عُرْفٌ پسندیدہ بات، مشہور بات	عَفْوٌ معافی، جو چیز حاجت سے زیادہ ہو
اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں	هُزُوًا ٹھٹھا، مذاق
هَنِيْئًا مَرِيْئًا مزے سے، تمہیں خوش گوار ہو	فَـ پس، کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ: مقصود بالمثال الفاظ کو سرخ کر دیا ہے، ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ: جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلّق نہیں رکھتے انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلّفات محسوس ہوں گے، اس کی وجہ سمجھنے کے لیے دیباچے کا مطالعہ ضرور کر لیں۔

اس مشق میں مہموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں:

١. حُسَيْنٌ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيْجَارَةَ؟	كُنْتُ أَلْفُهَا، لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ.
٢. أَحْسَنْتَ! اِيْلَفِ الشَّايَ وَأْلَفِ الْقَهْوَةَ، لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيْجَارَةَ.	نَعَمْ! قَالَ لِيَ الدُّكْتُوْرُ: السِّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ، تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ.
٣. وَاللّٰهِ، إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَإِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰى مَأْلُوْفَاتِكَ.	يَا أَخِيْ! اَلْأَحْسَنُ عِنْدِيْ أَنْ لَا نَأْلَفَ الشَّايَ وَالْقَهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ.
٤. مَتٰى يَأْتِيْ أَبُوْكَ مِنْ دِهْلِي؟	يُؤْمَلُ قُدُوْمُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.
٥. هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلٰنَا أَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِّي فِيْ دِهْلِي؟	نَعَمْ! سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ.
٦. هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟	لَا! أَنَا مُتَأَمِّلٌ فِي اسْتِئْجَارِهَا.
٧. أَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْأَجِيْرَ الْأَمِيْنَ؟ فَإِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ.	نَعَمْ! أَسْتَأْجِرُهُ بِسُرُوْرٍ، فَنَحْنُ فِيْ حَاجَةٍ إِلٰى أَجِيْرٍ قَوِيٍّ أَمِيْنٍ.

٨. يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ الْكِتَابَ وَيَقْرَأَ بَيْنَ يَدَيَّ.	خُذْ يَا بُنَيَّ! كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ.
٩. يَا أُخْتِيْ! مُرِيْ بَنَاتِكِ بِالصَّلَاةِ، فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا.	نَعَمْ يَا أَخِيْ! سَآمُرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ امْتِثَالًا[1] لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ.
١٠. هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ! سَنَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً.
١١. سَلْ هٰذَا الشَّيْخَ: هَلْ تَأْذَنُ لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُوْنِيْ يَا أَوْلَادُ! مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا.
١٢. نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، يَا شَيْخُ! لَا تَغْضَبْ، جِئْنَاكَ لِأَنَّ اللّٰهَ اٰثَرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ.	فَاسْأَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ، وَاتَّخِذُوا الْقُرْاٰنَ إِمَامًا فِيْ جَمِيْعِ أُمُوْرِكُمْ.
١٣. يَا أَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ لِنَأْكُلَ، فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِيْدَةٍ.	خُذُوْا يَا أَوْلَادُ! تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ، وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَارَزَقَكُمْ.
١٤. نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ، لٰكِنْ يَا شَيْخُ! لَيْسَ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ.	اِخْسَؤُوْا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ، هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزْئَةً بَيْنَكُمْ؟

[1] فرماں برداری کے طور پر

١٥ . اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا! هَا، نَحْنُ نَأْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ.	فَكُلُوْا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا.
١٦ . هَنَّاكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ! أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ، لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ.	وَاللّٰهِ، أَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْأَلُوْا عَنِ الْمَسَائِلِ، اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ.
١٧ . أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ، وَنَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ، فَإِنَّا نَرٰكَ[1] الْيَوْمَ غَضْبَانَ.	غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ، إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَام.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١ . وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ.

٢ . يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ.

٣ . خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ.

٤ . كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا.

٥ . فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ[2] شِئْتُمَا.

٦ . وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِمَ مُصَلًّى.

٧ . يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ.

---

[1] ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔ [2] جہاں کہیں۔

٨. فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

٩. ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ.

١٠. وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

١١. اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ.

١٢. ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ.

١٣. وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ.

١٤. قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا. (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو:

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔

یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ از قسم مہموز الفاء، دراصل يَـأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کو تا سے بدل کر تا میں مدغم کر دیا گیا۔

(أَحْمَدُ) اسم علم، واحد، مذکر، غیر منصرف (دیکھو درس ۱۰، ۷) اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ ثلاثی مجرد۔

(زَيْدًا) اسم علم، واحد، مذکر، منصرف، جامد، ثلاثی مجرد۔

(صَدِيْقًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، منصرف، مشتق، اسم صفت از صَدُقَ ثلاثی مجرد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو:

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع۔

(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَيْدًا) مفعولِ اوّل اس لیے منصوب ہے۔

(صَدِيْقًا) مفعولِ ثانی ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔
۲۔ تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لیے مضر ہے۔	ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
۳۔ کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے۔
۴۔ کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔
۵۔ اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
۶۔ اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو۔	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

۷۔ اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔
۸۔ اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[۱] کا (باشندہ) ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[۲] کا (رہنے والا) ہوں۔
۹۔ اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے۔	چچا (اے میرے چچا)! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
۱۰۔ کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
۱۱۔ تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو۔	اچھا![۳] ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

۱۔ فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

۲۔ فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کی اقسام بیان کرو۔

۳۔ وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

۴۔ مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔ لفظی ثقل دور کرنے کے لیے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

۶۔ مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

۷۔ مہموز میں لازمی تغیّر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

۸۔ أَخَذَ، أَمَرَ اور أَكَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

---

[۱] مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ [۲] أَنَا مِنْ لاهور [۳] ''اچھا'' کی جگہ عربی میں طَيِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں۔

۹۔ ان تینوں فعلوں کا امر، حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

۱۰۔ ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیّر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوباً اور کہاں جوازاً؟

إِيْمَانٌ، اِلفُ (از باب أَفْعَلَ) أُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِيْتَمَرَ، سَلْ، اِلفُ (از باب فَاعَلَ) رَأْسٌ، مِيْذَنَةٌ.

۱۱۔ مشق نمبر (۲۸) میں جتنے افعال و اسما مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

الماضي	المضارع المرفوع	المضارع المجزوم	الأمر الحاضر
مَدَّ[1]	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ يا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ يا لَمْ تَمْدُدْ	مُدَّ يا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمْدِدْنَ	لَمْ تَمْدِدْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدَّ يا لَمْ أَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدَّ يا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچنا

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ اِدغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق اِدغام ہو جاتا ہے، اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیّر کے بولے جاتے ہیں، ان میں اِدغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے، یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں اِدغام بھی جائز ہے اور فکِ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے، لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا، یہ حرکت اکثر زیر (ـِ) کی دی جاتی ہے، کبھی زبر (ـَ) بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش (ـُ) بھی دے سکتے ہیں: لَمْ یَمُدَّ یا لَمْ یَمْدُدْ، مُدَّ یا اُمْدُدْ

تنبیہ ۱: اُمْـــــدُدْ میں اِدغام کے بعد ہمزۂ وصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق (۲۷) میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں، مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسبِ ذیل ہے:

قاعدۂ ادغام نمبر (۴): حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے، جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلّق دوسرے افعال سے ہے، یہ

ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے):

قاعدۂ ادغام نمبر (۵): باب اِفْتَعَلَ (۷) کا فاکلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی تا کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے:

اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[۱] یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ پھر یَدَّخِلُ، اِذْتَکَرَ یَذْتَکِرُ سے اِذَّکَرَ[۲] یَذَّکِرُ اور اِزْتَانَ یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[۳] یَزَّانُ بن جاتا ہے۔

تنبیہ ۲: اِذَّکَرَ کو اِدَّکَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ.[۴]

قاعدۂ ادغام نمبر (۶): باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا فاکلمہ ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی تا کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے، ضروری نہیں۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَرَ،[۵] يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ،[۶] يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ.

قاعدۂ ادغام نمبر (۷): لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، الثَّاءُ، الدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔

مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:

۱۔ حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ھ۔

---

۱ داخل ہونا ۲ نصیحت لینا ۳ زینت دار ہونا

۴ تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ ۵ یاد رکھنا، نصیحت لینا ۶ بوجھل ہونا

۲۔ حروف لہویہ: جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوّا ہے: ق اور ک۔

۳۔ حروف شجریہ:[۱] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی۔

۴۔ حروف نطعیہ:[۲] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د۔

۵۔ حروف اسلیہ:[۳] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔

۶۔ حروف شفویہ:[۴] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

اس طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف، ثلاثی مجرد کے تین بابوں: نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر، اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔

ذیل میں صرفِ صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے:

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ[۵]
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ[۶]
مَسَّ (س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ[۷]
لَبَّ (ک)	يَلُبُّ	لُبَّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ[۸]

[۱] شَجْرٌ دونوں کلوں کے بیچ کی جگہ [۲] نِطْعٌ یا نَطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔

[۳] أَسَلَةٌ نوک زبان [۴] شَفَةٌ لب [۵] کھینچنا [۶] بھاگنا [۷] چھونا [۸] عقل مند ہونا

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١. أَمَدَّ	يُمِدُّ	أَمُدُّ يا أَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	إِمْدَادٌ[1]
٢. مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ[2]
٣. مَادَّ	يُمَادُّ	مَادِّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ[3]
٤. تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ[4]
٥. تَمَادَّ	يَتَمَادَّ	تَمَادَّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ[5]
٦. اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ يا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ[6]
٧. اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ يا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ[7]
٨. اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ يا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ[8]

تنبیہ ۴: باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے مادّہ بدلنا پڑا، اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵: گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیّر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶: باب (۳، ۵، ۶) اور (۷) میں اسم فاعل اور اسم مفعول ادغام کی وجہ سے یکساں ہوگئے ہیں، مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔

اسم فاعل میں ماقبلِ آخر مکسور، اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے، پس مُمَادٌّ اگر اسم

---

[1] مدد کرنا [2] پھیلانا [3] کھینچنا، ٹالنا [4] کھینچنا [5] باہم کھینچنا، تاننا
[6] پھٹنا [7] پھیلنا [8] مدد طلب کرنا

فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۷

أَرْضٰى (يُرْضِي) راضی کر لینا، خوش کرنا	اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا
اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا، مغرور ہونا	اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا
أَحَسَّ (۱۔ بِہٖ) محسوس کرنا	أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا
اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا	تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا، پیچھے ہٹنا
تَحَرَّكَ (۴) ہلنا	تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا، آواز بلند کرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجّت کرنا، مباحثہ کرنا	حَقَّ (ض) ثابت ہونا، (۱) ثابت کرنا، (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا
دَقَّ (ن۔ الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا، دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا، دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا، باریک کرنا	دَلَّ (ن۔ عَلَيْهِ یا إِلَيْهِ) بتلانا
ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردّد یا پس وپیش کرنا
سَخَّرَ (۲) تابع کرنا، مسخر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا، خوش کیا جانا	اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے = بوجھل ہونا
سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا	سَعٰى (يَسْعٰى) کوشش کرنا
شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا، (۶) پھٹ جانا	صَدَّ (ن) روکنا

طَمِعَ (س) طمع کرنا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا، خیال کرنا
عَدَّ (ن) گننا، (ا) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا، غالب ہونا، (ا) عزت دینا
غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	قَصَّ (ن۔ عَلَیْہِ) قصہ سنانا، بیان کرنا
قَلَّ (ض) کم ہونا، (۱۰) کم جاننا، خودمختار ہونا	قَنِعَ (س) قناعت کرنا
لَبِسَ (س) پہننا	مَرَّ (ن۔ بِہٖ، عَلَیْہِ) گذرنا کسی پر
مَسَّ (س) چھونا	مَنَّ (ن۔ عَلَیْہِ) احسان کرنا، احسان جتلانا
نَفَرَ (ض) بھاگنا، لڑائی کے لیے نکلنا	هَزَّ (ن) ہلانا
اٰخَرُ دوسرا	اِلَّا لیکن، مگر
بَرٌّ احسان کرنا والا	بَرْدٌ سردی، ٹھنڈک
بَطِیْئَۃٌ سست رفتار	ثَمِیْنٌ قیمتی
جَارِیَۃٌ خادمہ، لونڈی	حَرَسٌ گھنٹی
جِزْعٌ درخت کا تنا	جَنِیٌّ تازہ چنا ہوا پھل
حُمّٰی تپ (جـ حُمَیَّاتٌ مؤنث ہے)	حِیْنٌ (جـ أَحْیَانٌ) وقت
حِیْنًا مَّا کسی وقت	خَیْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
دَقِیْقٌ باریک پسی ہوئی چیز، آٹا	دُوْنَ سوا
رُؤْیَا خواب	رِبَاطٌ باندھنا
شَرِیْرٌ (جـ أَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا	صُوْفٌ اُون
سَاعَۃُ الْعُسْرَۃِ مشکل کی گھڑی	قَائِمَۃٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
کَاشِفٌ کھولنے والا	لِقَاءٌ ملاقات

لَوْلَا اگر نہ ہوتا	لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں
مَجِيْءٌ آنا	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
المُلَاقِيْ ملنے والا	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ: چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لیے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے، اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

١. دُقِّ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ! فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَة.	قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا أُسْتَاذِيْ!
٢. مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دَقَقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِيْ!
٣. كَيْفَ دَقَّقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟	اَلسَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (بَطِيْئَةٌ) يَا سَيِّدِيْ!
٤. قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا.	هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ.
٥. مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ.
٦. يَا جَارِيَةُ! دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا.	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيْقِ.
٧. إِلَى أَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا أَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.
٨. فَفِرُّوْا وَلَا تَتَأَخَّرُوْا.	هٰذَا هُوَ مُطْلُوْبُنَا.

٩. يَـا خَـلِيْـلُ! عُـدَّ أَوْرَاقَ هٰـذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ؟	قَدْ عَدَدْتُهَا، فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً.
١٠. يَا خَلِيْلُ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰـهِ، يَسُـرُّنِيْ أَنْ اَتَـعَـلَّـمَ وَقْـتَ الدَّرْسِ وَأَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ.
١١. هَـلْ يَسُـرُّ أَخَـاكَ الـدَّرْسُ أَمِ اللَّعِبُ؟	يَا سَيِّدِيْ! يَسُرُّهُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ.
١٢. أَظُنُّ أَنَّكَ نَـاجِحٌ فِي الإِمْتِحَانِ الْمَاضِي؟	اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ، قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ.
١٣. صَدَقَ مَنْ قَالَ: "مَنْ جَدَّ وَجَدَ."	وَقَـالَ تَعَالٰى: لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَاسَعٰى.
١٤. لٰكِنِّيْ أَسْـأَلُكَ هَـلْ أَعْـدَدْتَ لِلْإِمْتِحَانِ الْأَكْبَرِ إِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟	اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ، أُعِدُّ لَـهُ وَأَرْجُوْ مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِمْتِحَانِ أَيْضًا.
١٥. وَاللّٰـهِ لَـقَـدْ سَـرَّنِيْ كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ!	وَأَنَا سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِيْ!
١٦. يَا سَلِيْمُ! هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟	دُلَّـنِيْ عَـلَيْـهِ مِـنْ فَـضْـلِكَ، لِتَكُوْنَ مَـأْجُـوْرًا، فَـالـدَّالُّ عَـلَـى الْـخَيْـرِ كَفَاعِلِهِ.
١٧. كُـنْ مُـطِيْـعًـا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَبَرًّا بِـوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا إِلٰى خَـلْـقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ.	وَاللّٰـهِ يَا عَمِّيْ! دَلَـلْتَنِيْ عَـلٰى عَمَلٍ جَـامِـعِ الْخَيْرِ كُلِّهِ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ.

١٨. أَلَا تُحِسِّينَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلَى! فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ.	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِي! إِنِّي لَمْ أُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟
١٩. إِنِّي أَرَاكِ[1] مَلْبُوسَةً فِي لِبَاسِ الصَّيْفِ.	لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِي! لِبَاسُ الصُّوفِ.
٢٠. لَا بَأْسَ بِهِ، اِلْبَسِي لِبَاسَ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ، كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ.	أَحَسَنْتَ يَا سَيِّدِي! أَنَا مَسْرُورَةٌ وَمَمْنُونَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ.
٢١. هَلْ تَمُرِّينَ حِينًا مَا عَلَى حَدِيقَةٍ، وَتَنْظُرِينَ أَشْجَارَهَا وَتَشُمِّينَ أَزْهَارَهَا؟	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ، فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشَمَمْتُ أَزْهَارَهَا.
٢٢. لَا تَهُزِّي الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِي فِي الْأَثْمَارِ، فَإِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ.	صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِي! كَانَتْ تَقُولُ أُمِّي: "عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ."
٢٣. أَلَمْ تَعْلَمُوا يَا إِخْوَانِي! أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟	أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوا يَسْتَخِفُّونَ وَيَسْتَقِلُّونَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوا قَلِيلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ.
٢٤. قَدِ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيرٌ مِنْ زُعَمَاءِ إِنْجِلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدِ	نَعَمْ! لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَاَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ أَبَدًا لِإِنْجِلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ، فِي

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔

اُستَحَقَّتِ الْاِستِقْلَالَ بِإِمْدَادِهَا الثَّمِينَةِ فِي حُصُولِ الْفَتْحِ.	أَفْرِيقِيَّةِ وَإِيطَالِيَةَ وَفِي شَرْقِ الْهِندِ وَلَا فِي أُورُبَّا.
٢٥. وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلِكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْإِسْلَامِ مُدَّتْ يَدُهَا إِلٰى إِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَةِ فِي حُصُولِ الْفَتْحِ.	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ أَنْ تُرْضِيَ الَّذِينَ أَمَدُّوهَا فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْإِحْسَانِ قُلُوبَ الْأَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْأَعْدَاءِ.
٢٦. نَرْجُو مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّونَ بِهٰذَا الْفَتْحِ، وَلَا يَتَرَدَّدُونَ فِي إِعْطَاءِ الْهِندِ حَقَّهَا.	هٰكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِي! مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرَّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوهَبُ[1]، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالِاسْتِعْدَادِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ.

٢. يَا بُنَيَّ[2] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ.

٣. وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟

٤. وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً.

٥. وَاِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

٦. قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.

---

[1] بخشی نہیں جاتی۔ [2] اے میرے پیارے بیٹے۔

۷. قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ.

۸. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ.

۹. اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ.

۱۰. وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّىْ (أَتُحَاجُّوْنَنِيْ) فِى اللّٰهِ.

۱۱. قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

۱۲. وَهُزِّىْ اِلَيْكِ بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا.

۱۳. تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ.

۱۴. يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَىَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰكُمْ لِلْاِيْمَانِ.

۱۵. وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ [۱] مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ.

۱۶. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۚ اَرَضِيْتُمْ [۲] بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا [۳] مِنَ الْاٰخِرَةِ؟

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔
۲۔ کس نے (اُسے) بجایا؟	شاید حامد نے بجائی۔

[۱] جہاں تک تم سے ہو سکے۔ [۲] کیا تم راضی ہو گئے۔ [۳] آخرت کے مقابلے میں۔

۳۔ میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو۔	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
۴۔ دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
۵۔ اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔
۶۔ لڑکیو! تم کہاں بھاگی جارہی ہو؟	چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں۔
۷۔ ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی۔
۸۔ تو بھاگو، دیر مت کرو۔	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔
۹۔ کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا۔
۱۰۔ آپ مجھے براہِ مہربانی ایسی کتاب کا پتا دیں گے جس سے (بہ) میرے لیے عربی سمجھنا آسان ہوجائے۔	ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتا دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی۔
۱۱۔ رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب! مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔
۱۲۔ حمید! تم نے اپنی قمیص کیسے پھاڑی؟	جناب! میں نے نہیں پھاڑی بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالی۔
۱۳۔ کیا تمہارے اُستاد تمہیں تاریخی قصّے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۴

۱۔ فعل مضاعف کی تعریف کرو۔

۲۔ ادغام کسے کہتے ہیں؟

۳۔ کون سی صورت میں ادغام اور فکِ ادغام دونوں جائز ہیں؟

۴۔ سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

۵۔ مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

۶۔ ماضی ومضارع وامر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

۷۔ ذیل کے صیغے پہچانو، اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں؟ اور کس قاعدے سے ان میں تغیّر ہوا ہے:

دَلَّ	دُلَّ	دُلِّ	دُلُّ	دُلُّوْا	يَدُلَّانِ	لَمْ يَدُلُّ
دَالٌّ	أَدُلُّ	أَدَلُّ	مُمَادٌّ	اِدَّكَرَ	مُطَّهِّرٌ	اِدَّخَلَ

۸۔ ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟

۹۔ سَبَبٌ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

۱۰۔ مشق نمبر (۲۹) میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

۱۱۔ ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو:

تَقُصُّ عَلَيَّ أُمِّي قَصَصًا عَجِيبَةً.

۱۲۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

يا أولاد! قد دقّ جرس المدرسة، ففروا إليها ولا تتأخروا عن الوقت، واجتهدوا في تحصيل الفلاح واستعدّوا للنجاح، ولا تكسلوا، أما سمعتم: "عزّ من جد وذلّ من كسل."

اَلدَّرْسُ الثَّلَاثُوْنَ

اَلْمُعْتَلُّ

۱۔ معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس (۲۶) میں تم سمجھ چکے ہو، یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیّرات بتلائے جاتے ہیں۔

۲۔ فا کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اور یا ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیّرات میں غور کرو:

الماضي	المضارع	الأمر
۱. وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ.	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ.	زِنْ خَاتَمَكَ.
۲. وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ.	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ.	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ.
۳. وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ.	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ.	ضَعْ كِتَابَكَ.
٤. اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ.	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ.	اِتَّصِلْ بِاِخْوَانِكَ.

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں، اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق (۲۷) قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے، اس لیے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیّر ہوا ہے؟ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیّر نہیں معلوم ہوتا، ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے، ہونا چاہیے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ.

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔

اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے، اس لیے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لیے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہوسکتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۱، تنبیہ ۱)

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ یا دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدۂ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہوگے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہیے، پھر جب کہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیوں کر حذف ہوا؟

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں عین حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی، اس لیے واو حذف کر دیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے۔

مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو! یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلَ کی طرح اس میں بھی واو کو یا سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا، مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیّت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو تا سے بدل کر تائے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ (دیکھو قاعدۂ تعلیل نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴): مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْزِنُ سے یَزِنُ، زِنْ.

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵): مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یَوْضَعُ سے یَضَعُ، ضَعْ.

تنبیہ ۱: مگر وَذَرَ، یَذَرُ، ذَرْ میں واو خلافِ قیاس حذف کر دیا جاتا ہے، کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲: حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے، یَزِنُ اور یَضَعُ کا مجہول ہوگا: یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ.

تنبیہ ۳: جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے، مگر آخر میں ''ۃ'' بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَۃٌ، وَھْبٌ سے ھِبَۃٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرفِ صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرفِ کبیر تم خود بنا سکتے ہو۔

تصريف المثال الواوي من الثلاثي المجرد

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ يا زِنَةٌ [1]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ [2]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجْلٌ [3]
وَسُمَ (ك)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ [4]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ [5]

من الثلاثي المزيد

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١. أَوْصَلَ	يُوْصِلُ	أَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	إِيْصَالٌ [6]
٢. وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِيْلٌ [7]
٣. وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ [8]
٤. تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ [9]
٥. تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ [10]
٧. اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ [11]
٨. اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِيْصَالٌ [12]

[1] تولنا [2] رکھنا [3] ڈرنا [4] خوبصورت ہونا [5] وارث ہونا [6] پہنچانا، ملا دینا
[7] جوڑنا [8] باہم ملنا [9] ملنا [10] باہم ملنا [11] ملنا [12] دراصل اِسْتَوْصَلَ (وصال چاہنا) اسکا مادّہ وَصْلٌ ہے۔ایک اِسْتِيْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اسکے معنی ہیں ''جڑ سے اُکھیڑ دینا'' اسکا مادّہ أَصْلٌ (جڑ) ہے اس میں تغیّر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۴: دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واو کو یا سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو تا سے بدلا گیا ہے، باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ ۵: یَزِنُ میں لامِ تاکید و نونِ ثقیلہ لگائیں تو لَیَزِنَنَّ، لَیَزِنَانِّ، لَیَزِنُنَّ إلخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنِنَّ، زِنَانِّ، زِنْنَانِّ پڑھیں گے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۸

أَفْهَمَ (۱) فَهَّمَ (۲) سمجھانا	تَوَكَّلَ (۴۔ عَلَيْهِ) سونپ دینا، بھروسہ کرنا
خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا	ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا	كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا
مَاطَلَ (۳) ٹالنا، دیر لگانا	وَثِقَ (يَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا
وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا، کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)
وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اُٹھانا	وَصَفَ (يَصِفُ لَهٗ) بیان کرنا
وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْهِ) پہنچنا (بِهٖ) ملنا	وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھہرنا، واقف ہونا
وَلَدَ (يَلِدُ) جننا	وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا
يَئِسَ (يَيْأَسُ) نا اُمید ہونا	يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا أَيْقَظَ (يُوْقِظُ) جگانا، بیدار کرنا
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا، میسّر ہونا	وِزْرٌ (جـ أَوْزَارٌ) بوجھ، گناہ
أُخْرٰى (جـ أُخَرُ) دوسری	أَذًى تکلیف

أَعْلٰى (جـ أَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر	أُورُبَّا یورپ
أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اسکی تشریح چوتھے حصّے میں آئے گی)	دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا
رَوْحٌ رحمت، مدد	سِوَارٌ (جـ أَسَاوِرُ) کنگن
صَمَدٌ بے نیاز، جس کے سب محتاج ہوں	فَاجِرٌ (جـ فُجَّارٌ) بدکار
قِسْطَاسٌ ترازو	كَفَّارٌ بڑا ناشکرا، بڑا کافر
مَائِدَةٌ (جـ مَوَائِدُ) میز، دسترخوان	مَرَّةً (جـ مِرَارًا) ایک بار
مِثْقَالٌ (جـ مَثَاقِيلُ) وزن ۴/۱۲ ماشہ	مُسْتَقِيمٌ سیدھا

مشق نمبر ۳۰

١. هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟	لَا يَا سَيِّدِيْ! بَلْ أَزِنُهُ الْيَوْمَ.
٢. زِنْهُ الْآنَ بِذٰلِكَ الْمِيْزَانِ.	لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوْزَنُ؟ دَعْنِيْ أَزِنُهُ فِي الْبَيْتِ.
٣. ضَعِ الْخَاتَمَ فِيْ كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِيْ كَفَّةٍ أُخْرٰى.	طَيِّبٌ! فَأَفْعَلُ هٰكَذَا.
٤. مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ؟	إِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ.
٥. اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِي الْمِيْزَانِ.	أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِيْ! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْاٰنِ: زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ.
٦. هَلْ تَهَبُ لِيْ كِتَابَكَ هٰذَا يَا عَمِّيْ؟ فَإِنِّيْ أُجِدُهُ كِتَابًا نَافِعًا.	سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِيْ هٰذَا إِنْ تَقِفْ عِنْدَنَا شَهْرًا، لِأُفَهِّمَكَ مَطَالِبَهُ.

٧. نَعَمْ! سَأَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي!	فَخُذْ يَا وَلَدِي هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ.
٨. هَلْ يَتَيَسَّرُ لِي فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟	اِجْتَهِدْ وَ ثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ.
٩. مَالِيَ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيْقِي فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ أَجِدْكَ.	يَا خَلِيْلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلٰى بِلَادِ مِصْرَ وَأُوْرُبَّا.
١٠. أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيْقِيْ! مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ إِلٰى بَمْبَائِي بِالْأَمْسِ فَقَطْ.[1]
١١. هَلْ تَصِفُ لِيْ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الدُّكَّانِ!
١٢. هَلْ تَعِدُنِيْ أَنْ تَصِفَ لِيْ أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضُرَ عِنْدَكَ؟	لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ؛ لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُوْلٌ.
١٣. أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِيْ؟	لَا تَيْأَسْ يَا أَخِيْ! لَأَصِفَنَّ لَكَ تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيْبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.
١٤. أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنْ.	مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ، لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنْ.
١٥. هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟	لَا يَتَيَسَّرُ لِيْ أَنْ أَتَيَقَّظَ فِي الصَّبَاحِ.
١٦. فَمَنْ أَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟	الْيَوْمَ أَيْقَظَتْنِي أُمِّي، فَاسْتَيْقَظْتُ.

[1] فَقَطْ کے معنی ہیں ''صرف'' یا ''بس'' یہاں بالأمس فقط کے معنی ہوں گے ''کل ہی''

۱۷. دَعْنِيْ أَنَا أُوْقِظُكَ وَقْتَ الصَّلَاةِ.	هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ[1] أَيْقَظْتَنِيْ لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَلَأَكُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا.
۱۸. لَا أَمُنُّ عَلَيْكَ، بَلْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ.	اَلْيَوْمَ، إِنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ.
۱۹. صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ، وَجَعَلَنِيْ وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ.	اٰمِيْن اٰمِيْن، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○

۲. لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى.

۳. دَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ.

٤. رَبِّ هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ اٰلَ يَعْقُوْبَ.

٥. وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا. اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا.

٦. وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ.

۷. لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ. (اس کو لَا تَايْئَسُوْا بھی لکھتے ہیں) اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ. (اس کو لَا يَايْئَسُ بھی لکھتے ہیں)

۸. لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.

---

[1] اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِن لکھا کرتے ہیں۔ (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ. (سیدھے ترازو سے تولو)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متّصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے، اصل میں اِوْزِنُوْا ہے، چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لیے امر سے بھی حذف ہو گیا، کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ۱)

(بِ) حرف جار (القِسْطَاسِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب۔

(الْمُسْتَقِيْمِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق، اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ (سیدھا ہونا) سے، معرب۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(زِنُوْا) فعل امر، متعدی اس میں واو ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے، کیوں کہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اسلیے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جار (القِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل، فاعل و مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اُسے جملہ

انشائیہ کہتے ہیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پر کرو:

مُرْ	مُرِيْ	سَامُرُ	كُلَا	شِئْتُمَا	سَلْ	ثِقْ
لَا تَتَّخِذْ	زِنْ	زِنِيْ	ضَعُوْا	هَبْ	عُدِّيْ	دُلَّ
أَدُلُّ	لَا تَهْزُوْا	يَسُرُّ	أُحِبُّ	تُحِبُّ	تَوَكَّلْ	تَفرُّوْنَ

١. ..... لِيْ يَا أَبَتِ سَاعَةً!

٢. ..... هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟

٣. ..... خَاتَمَكَ.

٤. ..... سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ!

٥. ..... عَدُوَّكَ وَلِيًّا.

٦. ..... بِنْتَكِ بِالصَّلَاةِ.

٧. ..... هُنَّ بِالصَّلَاةِ.

٨. هَلْ ..... كَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ؟

٩. نَعَمْ! ..... نِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ.

١٠. ..... كُتُبَكُمْ عَلَى الطَّاوَلَةِ.

١١. إِلٰى أَيْنَ ..... يَا أَوْلَادُ؟

١٢. ..... أَغْصَانَ الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ!

١٣. ..... أَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ!

١٤. هَلْ .....كَ اللَّعِبُ أَمِ التَّعَلُّم؟

١٥. ..... نِي اللَّعِبُ وَالتَّعَلَّم كِلَاهُمَا.

١٦. هَلْ ..... اللَّعِبَ أَمِ التَّعَلُّمَ؟

١٧. ..... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا.

١٨. ..... بِاللّٰهِ وَ..... عَلَيْهِ.

١٩. اِجْلِسَا أَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ..... مِنَ الطَّعَامِ مَا .....

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ ابا جان! (يَا أَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟	ہاں میرے پیارے بیٹے! (يَا بُنَيَّ) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔
۲۔ جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟	ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔
۳۔ کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟	نہیں! آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔
۴۔ اے میری بہن! تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟	ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا۔
۵۔ ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے۔	اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔
۶۔ میرا خط تمہیں ملا؟	نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا۔
۷۔ کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟	ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔

۸۔ میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھہرا تھا۔	یہ آپ کی مہربانی ہے۔
۹۔ جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟	ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔
۱۰۔ میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟	تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔
۱۱۔ مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجیے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)	کوئی مضائقہ نہیں، تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔
۱۲۔ تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟	ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔
۱۳۔ آج تمہیں کس نے جگایا؟	آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا۔

اَلدَّرْسُ الحَادِيْ الثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْأَجْوَفُ

الأجوف الواوي			الأجوف اليائي		
الماضي	المضارع	الأمر	الماضي	المضارع	الأمر
قَالَ	يَقُوْلُ		بَاعَ	يَبِيْعُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ		بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ☆	بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ☆
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	أَقُوْلُ		بِعْتُ	أَبِيْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِيْعُ	

☆ تمہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیّر ہوا ہے، اور کیسا تغیّر ہوا ہے؟

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیّر سے بچا ہو۔

پہلا تغیّر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیّر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے، جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں یا گرا دی گئی ہے۔

امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیّر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اور اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے (۱۳) قاعدے درس (۲۷) میں اور دو قاعدے درس (۳۰) میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶): اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالتِ جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرفِ علت

حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بِعْنَ، یَبِعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ.

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیے تھا!

بے شک ہے تو خلافِ قیاس، مگر اس کے لیے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۷): اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے فا کلمہ کو ضمّہ پڑھا جائے، اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ = قَوَلَ سے قُلْنَ، طَالَ = طَوُلَ سے طُلْنَ، خَافَ = خَوِفَ سے خِفْنَ، مگر اجوفِ یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیے: بَاعَ = بَیَعَ سے بِعْنَ.

تنبیہ ۱: یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں گے، ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں، مگر اصلیت میں الگ الگ ہوں گے۔ یعنی ماضی معروف ہو تو اصل میں قَوَلْنَ، خَوِفْنَ اور بَیَعْنَ ہوں گے، ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُیِعْنَ ہونگے، اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْیِعْنَ سمجھنا چاہیے، عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لیے جاتے ہیں۔

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِیْلَ، قِیْلَا، قِیْلُوْا، قِیْلَتْ، قِیْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ إلخ ہوگی اور خَافَ سے خِیْفَ، خِیْفَا، خِیْفُوْا إلخ اور بَاعَ سے بِیْعَ، بِیْعَا إلخ.

۵۔ یَقُوْلُ سے مضارع مجہول: یُقَالُ، یُقَالَانِ، یُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، یُقَلْنَ إلخ.

يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ إلخ.

يَبِيْعُ سے يُبَاعُ، يُبَاعَانِ، يُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ إلخ.

٦۔ مضارع منفی بہ لم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُوْلَا، لَمْ يَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ.

٧۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ)

٨۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِيْعٌ (دراصل مَبْيُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ)

تنبیہ ۳: باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصّہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو:

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١۔ أَدَارَ	يُدِيْرُ	أَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	إِدَارَةٌ [١]
٢۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيْرٌ [٢]
٣۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ [٣]
٤۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [٤]
٥۔ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [٥]

١ پھرانا ٢ گول بنانا ٣ کسی کے ساتھ چکر کھانا ٤ گول ہونا ٥ کسی کے ساتھ گول گول پھرنا

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
٦۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ [١]
٧۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ [٢]
٨۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ يا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ [٣]
٩۔ اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ يا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِيْدَادٌ [٤]
١٠۔ اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ [٥]

تنبیہ ۴: باب (٦، ٧، ٨ اور ٩) میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا۔

تنبیہ ۵: دیکھو أَدَارَ کا مصدر إِدَارَةٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے جو اصل میں إِدْوَارٌ بروزن إِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: أَفَادَ سے إِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ.

تنبیہ ٦: اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی، اصل میں فرق ہوگا:
أَغَارَ [٦] = أَغْيَرَ، اِسْتَخَارَ [٧] = اِسْتَخْيَرَ

---

١ مطیع ہونا ٢ مطیع ہونا ٣ سیاہ ہونا ٤ سیاہ ہونا ٥ گول ہونا
٦ غیرت دلانا ٧ بہتری چاہنا

سلسلۂ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷: بعض افعال کے سامنے قوس میں ''واو'' یا ''یا'' لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے۔ (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

أَرَادَ (ا-و) ارادہ کرنا، چاہنا	أَضَاعَ (ا-ی) ضائع کرنا
أَطَاعَ (ا-و) اطاعت کرنا (۱۰) کرسکنا، طاقت رکھنا	أَطَالَ (ا-و) دراز کرنا
أَصَابَ (ا-و) مصیبت آنا، لگ جانا، درست کہنا یا کرنا	أَفَادَ (ا-ی) فائدہ دینا، اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
أَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰-و) مدد چاہنا	بَاتَ (ض، ی) رات گذارنا
جَالَ (ن، و) تگ ودو کرنا	مَالَ (ض، ی) (إِلَيْهِ) کسی کی طرف مائل ہونا، (عَنْهُ) کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا
خَانَ (ن، و) خیانت کرنا	شَاءَ (ف، ی) چاہنا
شَاعَ (ض، ی) شائع ہونا (ا) شائع کرنا	شَافَ (ن، و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شُفْ عام طور پر بولا جاتا ہے)
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا	صَلُحَ (ک) سدھرنا (ا) سدھارنا
صَانَ (ن، و) بچانا	فَازَ (ن، و) (بِهٖ) حاصل کرلینا، کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا، خراب ہوجانا (ا) بگاڑنا، فساد پھیلانا	قَامَ (ن، و) کھڑا ہونا، تیار ہونا (ا) قیام کرنا، ٹھہرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا، ٹھیک سیدھا ہوجانا

نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا	نَالَ (س،ی) پانا، حاصل کرنا
نَاوَلَ (۳،و) دینا، ہاتھ بڑھا کر دینا	نَامَ (س،و) سونا
حَاشَ لِلّٰهِ ایک طرح کی قسم ہے	
اٰلَةٌ آلہ، ہتھیار	أُولُو الْأَمْرِ (أُولُو جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (أُولِي الْأَمْرِ حالتِ نصبی وجری میں)
بَقَاءٌ زندگی	حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی
حَسَنَةٌ نیکی	حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لیے)
اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دوسری دنیا	ذُوْ بَالٍ اہمیّت والا
سَلْطَةٌ غلبہ، حکومت	عِرْضٌ آبرو
عُسْرٌ سختی، تنگی	كَأْسٌ گلاس، پیالہ
كَذِبٌ جھوٹ، جھوٹی بات	مُنْيَةٌ (جـ مُنًى) آرزو
مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ	يُسْرٌ آسانی، فراغی

مشق نمبر ۳۱

١. مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟

٢. جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ.

٣. جِئْ بِأَخِيْكَ فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلٰى رُؤْيَتِهٖ.

٤. جِئْنَاكَ أَمْسِ بِهٖ وَلَمْ نَجِدْكَ.

٥. يَا أَحْمَدُ! هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ؟

٦. لَا! مَا شُفْتُهُ، سَأَشُوْفُهُ الْيَوْمَ.

۷. شُفْ وَاقْرَأْ، وَرُدَّهِ عَلَيَّ غَدًا.

۸. هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟

۹. لَمْ أَبِعْهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ.

۱۰. هَلْ تُرِيْدُ أَنْ أَقُوْلَ لَكَ الْحَقَّ؟

۱۱. أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِيْ مُرَادِكَ؟

۱۲. أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ.

۱۳. فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ.

۱٤. أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيْمَةً.

۱۵. مَنْ[1] جَالَ نَالَ.

۱٦. مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ.

۱۷. هٰذِهِ آلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا: مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ.

۱۸. نَمْ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَيَقَّظْ أَوَّلَ الصَّبَاحِ.

۱۹. لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۲۰. أُرِيْدُ أَنْ أُقِيْمَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا نَحْوَ سَنَةٍ.

۲۱. هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ[2] الْجَرِيْدَةِ.

۲۲. إِخْوَانِيْ! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ، فَاتَّخِذُوْا وَ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِيْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ، لَيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْأَرْضِ.

نَصِيْحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

۲۳. أَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيْبُ![3] اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ، وَأَطِعْهُ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ،

[1] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی ''جو'' [2] منیجر [3] شریف

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ فِيْ سَبِيْلِهٖ، وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهٖ مِنَ الشَّرِّ، وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنْ صُنْتَهٗ صَانَكَ وَإِنْ خُنْتَهٗ خَانَكَ. وَدُمْ[1] مَائِلًا إِلَى الْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ، وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ، لِتَفُوْزَ الْمُنٰى وَتَنَالَ الْعُلٰى،[2] أَطَالَ[3] اللّٰهُ بَقَائَكَ لِطَاعَتِهٖ وَخِدْمَةِ عِبَادِهٖ. وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيْحَتِيْ، وَالنُّصْحُ أَوْلٰى مَا تُبَاعُ وَيُوْهَبُ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ.

٢. قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا[4] وَسَلَامًا[5] عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ.

٣. قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا.

٤. قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا.

٥. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.

٦. قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى[6] يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ.

٧. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ.

٨. يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.

٩. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.

١٠. لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.

١١. اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

١٢. اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

---

[1] رہا کر [2] بلندی [3] اللہ دراز کرے [4] سرد [5] سلامتی [6] نوجوان

۱۳. يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ.

۱٤. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

۱۵. لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى.

۱٦. اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اگر تو تگ ودو کرے گا تو کامیاب ہوگا۔

۲۔ وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔

۳۔ وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے۔

۴۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق (سچّی بات) کہیں۔

۵۔ کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا!

۶۔ اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں۔

۷۔ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

۸۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔

۹۔ جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر، اس نے کہا: میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں۔

۱۰۔ ہم انکے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟

۱۲۔ نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا۔

۱۳۔ اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے۔

۱۴۔ تو اپنی اس گائے کو مت بیچ، کیونکہ اس کا دودھ تیرے لیے فائدہ مند ہے۔

۱۵۔ اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

۱۶۔ اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو۔

۱۷۔ اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں۔

۱۸۔ جاہلوں کی اطاعت مت کرو۔

۱۹۔ ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ پر کرو

بَاعَ	دُرْتُ	جَاءَ نِي	تَشِيعُ	قُمْتُ
بِتْنَا	فَاسْتَخِرْ	دَوَّرَتْ	لَا أَقُولُ	أَعَادَتْ

۱. ..... اَلْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِي حَيْدَرَاْبَاد.

۲. ..... إِلَّا الْحَقَّ.

۳. مِنْ أَيْنَ ..... هٰذِهِ الْجَرِيْدَةُ؟

٤. إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا ذَا بَالٍ ..... بِاللّٰهِ.

٥. ..... مَكْتُوْبٌ مِنْ أُمِّي فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ.

٦. جَاءَ نِي الْأُسْتَاذُ وَ..... اِحْتِرَامًا لَهُ.

۷. ..... سُؤَالَهَا لِأَفْهَمَ مَا تَقُوْلُ.

۸. ..... أَخِي حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ.

۹. ..... أُخْتِي الدُّوَّامَةَ[۱] فَدَارَتْ سَرِيْعًا.

۱۰. ..... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

[۱] لٹو، بھونرا

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ. (اپنے سفید گھوڑے کو نہ بیچو)۔

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے یا حذف کر دی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدی۔

(حِصَانَ) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد۔

(كَ) اسم، ضمیر مجرور متّصل، واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر۔

(اَلْأَبْيَضَ) اسم صفت، معرف باللام، واحد، مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں أَنْتَ کی ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالتِ جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالتِ رفع میں سمجھا جائے گا۔

(حِصَانَ) مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے۔

(كَ) مضاف الیہ ہے، اس لیے حالتِ جری میں سمجھا جاتا ہے۔

(اَلْأَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي و الثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ النَّاقِص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعلِ ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، گردانیں دیکھو:

تصريف الفعل الماضي من الناقص

الواوي	اليائي	الواوي	اليائي	الواوي	اليائي
دَعَا[۱] (ن)	رَمٰى[۲] (ض)	سَرُوَ[۳] (ك)	لَقِيَ[۴] (س)	اِرْتَضٰى[۵] (ز)	اِلْتَقٰى[۶] (ز)
دَعَوَا	رَمَيَا	سَرُوَا	لَقِيَا	اِرْتَضَيَا	اِلْتَقَيَا
دَعَوُا	رَمَوُا	سَرُوُا	لَقُوُا	اِرْتَضَوُا	اِلْتَقَوُا
دَعَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِيَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِيَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرُوْنَ	لَقِيْنَ	اِرْتَضَيْنَ	اِلْتَقَيْنَ
دَعَوْتَ	رَمَيْتَ	سَرُوْتَ	لَقِيْتَ	اِرْتَضَيْتَ	اِلْتَقَيْتَ
دَعَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِيْتُمَا	اِرْتَضَيْتُمَا	اِلْتَقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِيْتُمْ	اِرْتَضَيْتُمْ	اِلْتَقَيْتُمْ

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا.

اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

---

۱ اس نے بلایا۔ ۲ اس نے پھینکا۔ ۳ وہ شریف ہوا۔ ۴ اس نے ملاقات کی۔
۵ اس نے پسند کیا۔ ۶ آمنے سامنے ہو۔

تنبیہ ۱: اوپر تین گردانیں ناقصِ واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں، ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیّرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقصِ واوی اور یائی کی گردان یکساں ہوجاتی ہے۔

ماضیٔ ناقص کے تغیّرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد مذکر، جمع مذکر اور واحد مؤنث وتثنیہ مؤنث میں تغیّر ہوا ہے۔
مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیّر ہوا ہے۔
تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے دَعَوَ سے دَعَا، رَمَيَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲: ماضیٔ ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے: دَعَا، عَفَا، اور مزید میں یا کی شکل میں: اِرْتَضٰی، اور یا کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ یا کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی، اِلْتَقٰی، مگر ضمیرِ منصوب متّصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اسکو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

۲۔ جمع مذکر غائب میں واو اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۶ و ۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا، اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا.

۳۔ واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَتْ، دَعَتَا.

۴۔ ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لیے واو کو یا سے بدل دیا جاتا

ہے: دُعِوَ سے دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ إلخ

اسی طرح رُمِيَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ إلخ.

دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہم شکل ہوجاتے ہیں۔

تصريف المضارع المعروف من الناقص

الواوي	اليائي	الواوي	اليائي	الواوي	اليائي
يَدْعُوْ	يَرْمِيْ	يَسْرُوْ	يَلْقٰى	يَرْتَضِيْ	يَلْتَقِيْ
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ (م)	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ (م)	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ (م)	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ (م)	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	تَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ (م)	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ(م)	تَلْتَقِيْنَ (م)
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ (م)	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ (م)	تَلْقَيْنَ (م)	تَرْتَضِيْنَ(م)	تَلْتَقِيْنَ (م)
أَدْعُوْ	أَرْمِيْ	أَسْرُوْ	أَلْقٰى	أَرْتَضِيْ	أَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳: اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے (م) لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیّر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیّر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیّرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو، معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیّر ہوا ہے۔

۱۔ دیکھو! مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے:

يَلْقَيُ سے يَلْقٰى، يَرْضَوُ سے يَرْضٰى، يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ، يَرْمِيُ سے يَرْمِيْ.

یہی تغیّر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز[1] سے خالی ہیں: تَدْعُوُ، أَدْعُو، نَدْعُوُ. تَرْمِيُ، أَرْمِيُ، نَرْمِيُ. تَلْقٰى، أَلْقٰى، نَلْقٰى.

تنبیہ ۴: يَرْضٰى کی گردان يَلْقٰى کی جیسی ہوتی ہے۔

۲۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) اور (۶): يَدْعُوُوْنَ سے يَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، يَرْمِيُوْنَ سے يَرْمُوْنَ، يَلْقَيُوْنَ سے يَلْقَوْنَ.

۳۔ واحد مؤنث حاضر میں اُوِيْ اور اِيِيْ سے اِيْ بن گیا ہے اور اَيِيْ سے اَيْ ہو گیا ہے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقَيِيْنَ سے تَلْقَيْنَ، تَرْتَضِيِيْنَ اور تَلْتَقِيِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ.

---

[1] فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لیے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

۴۔ مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی، ہم شکل ہوجاتے ہیں: یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ إلخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۰

أَتٰی (ض،ی) آنا (۱=اٰتٰی) دینا	أَجَابَ (ا-و) جواب دینا، قبول کرنا
أَصَابَ (ا-و) پہنچنا، لگ جانا، آپڑنا	اِشْتَرٰی (۷-ی) خریدنا
أَعْطٰی (ا-ی) دینا، عطا کرنا	بَقِيَ (س،ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا
بَكٰی (ض،ی) رونا (ا) رُلانا	بَلَا (ن،و) مبتلا کرنا، آزمانا
بَنٰی (ض،ی) بِنا کرنا، تعمیر کرنا	خَشِيَ (س،ی) ڈرنا
خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا	خَلَا (ن،و) خالی ہونا، گذر جانا (- إِلَيْهِ، بِهٖ، مَعَهٗ) کسی سے تنہائی میں ملنا
دَرٰی (ض،ی) جاننا (ا) بتلانا	دَعَا (ن،و) بلانا (لَهٗ) کسی کے لیے دعائے خیر کرنا، (عَلَيْهِ) بددعا کرنا
رَضِيَ (س،ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا	سَقٰی (ض،ی) پلانا
سَمّٰی (۲-و) نام رکھنا	عَفَا (ن،و) مٹ جانا (عَنْهُ) معاف کرنا
كَفٰی (ض،ی) کافی ہونا، بچالینا	بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)
رُعْبٌ دھاک، دبدبہ	سَهْمٌ تیر، حصّہ
شَتّٰی متفرق، مختلف	طَهُوْرٌ بہت پاک
فَصٌّ (جـ فصوص) نگینہ	قُنْبُلَةٌ (جـ قَنَابِلُ) بم گولے
مَزْرَعَةٌ (جـ مَزَارِعُ) کھیتی	

مشق نمبر ۳۲

١. دَعَا الرَّشِيْدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاتَاهُ خَاتَمًا فِيْ فَصِّهِ أَلْمَاسٌ.[1]

٢. كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ.

٣. أَرْضٰى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ فَدَعَا لَهُ.

٤. مَاكَانَتْ أُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ.

٥. رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهُ وَمَاتَ حَالًا.

٦. لِمَاذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ؟

٧. كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى إِذَا [ناگہاں] أَصَابَتْ حَجَرَةٌ أَخَاهُ الصَّغِيْرَ فَقَعَدَ يَبْكِيْ.

٨. مَا بَقِيَ لَهُ عُذْرٌ.

٩. مَا (استفہامیہ) أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ؟

١٠. كَفَانِيْ مَا (موصولہ=جو) أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ.

١١. بَقِيَتِ الْأُمُوْرُ عَلٰى حَالِهَا.

١٢. عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ أُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ.

١٣. عَفَوْنَا عَنْهُ.

١٤. عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ.

١٥. عُفِيَ عَنْهُ.

١٦. أَتَانَا أَخُوْكَ فَاتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً.

[1] ہیرا

١٧. تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ.

١٨. هَلْ تَدْرِيْ كَمْ يَوْمًا مَضٰى مِنْ أَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ؟

١٩. لَا أَدْرِيْ يَا سَيِّدِيْ! لٰكِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ.

٢٠. دُعِيْتُ الْيَوْمَ إِلَى الْأَمِيْرِ.

٢١. سُمِّيَتْ بِنْتَهُ بِزَيْنَبَ.

٢٢. أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِيْ بُنِيَ بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهْ جَهَان فِيْ دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بِـ"التَّاج محل" فِي اٰكره الَّتِيْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ رحمه الله.

٢٣. رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنِي عَنْ قَرِيْبٍ وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا.

٢. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ.

٣. اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.

٤. سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ.

٥. وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا، وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيَاطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ، اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ.

٦. مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ.

---

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ

۷. وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى.

۸. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

۹. وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا (أَنْ لَا) تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ.

۱۰. وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا.

۱۱. اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ.

۱۲. اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ.[1]

عربی میں ترجمہ

۱۔ میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی۔

۲۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لیے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی۔

۳۔ پیر صاحب (شیخ) نے میرے لیے دعا (دعائے خیر) کی۔

۴۔ اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بد دعا دی۔

۵۔ حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا۔

۶۔ اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے! تجھے کس نے رُلایا؟

۷۔ اب اس (عورت) کے لیے کچھ مال باقی نہیں رہے گا۔

۸۔ تم اپنے بھائی کے لیے کیا باقی رکھو گے؟

۹۔ ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا۔

---

[1] اس جملے میں لفظ اَلْجَنَّةَ مبتدا ہے، اگرچہ مؤخر ہے، پھر بھی أَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے۔

۱۰۔ اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا۔

۱۱۔ یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا۔

۱۲۔ ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيْدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلٰى بَيْتِهِ. (رشید نے ابوالفضل کو اپنے گھر بلایا)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، از قسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد۔

(الرَّشِيْدُ) حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفت، مشتق ہے رَشَدَ (سمجھ دار ہونا) سے، مگر یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں، معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر از قسم ناقص، کیونکہ اصل میں أَبَوٌ ہے، واو حذف کر کے أَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لیے أَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْلِ) اسم مصدر ہے، یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح، معرب۔

(إِلٰى) حرف جر، مبنی۔

(بَيْتِ) اسم، واحد مذکر نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے، از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف یا ہے، معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرَّشِيْدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(أَبَا) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے اس لیے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱-۲)

(الْفَضْلِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

(إِلٰى) حرف جار۔

(بَيْتِ) مجرور۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے (بَيْـــتِ) کا، اس لیے وہ حالتِ جری میں ہے۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ والثَّلَاثُوْنَ

أفعال الناقصة مع عواملها الجازمة والناصبة

المضارع المجزوم من الناقص			الأمر الحاضر من الناقص		
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ			
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ [1]	اِرْمِ [2]	اِلْقَ [3]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱: حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کردیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرادیا جاتا ہے مگر جمع

[1] تو بلا [2] تو پھینک [3] تو ملاقات کر

مؤنث کے دو صیغوں میں تغیّر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

المضارع المنصوب من الناقص			المضارع المؤكد من الناقص	
لَنْ يَدْعُوَ[1]	لَنْ يَرْمِيَ[2]	لَنْ يَلْقَى[3]	لَيَدْعُوَنَّ[4]	لَيَلْقَيَنَّ[5]
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَلْقَى	لَأَدْعُوَنَّ	لَأَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقَى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۱: يَرْمِيْ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ إلخ

[1] وہ ہرگز نہیں بلائے گا۔ [2] وہ ہرگز نہیں پھینکے گا۔ [3] وہ ہرگز نہیں ملے گا۔
[4] وہ ضرور ہی بلائے گا۔ [5] وہ ضرور ہی ملے گا۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ)، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ.

رَمٰی سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ مگر اَلْ لگایا جائے تو اَلدَّاعِيْ وغیرہ ہوگا۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ.

رَمٰی سے مَرْمِيٌّ، مَرْمِيَّانِ إلخ لَقِيَ سے مَلْقِيٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ)، مَدْعَيَانِ.

مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ)، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعِيْ (دراصل مَدَاعِوُ)۔

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِيَ سے مَلْقًی ہوگا۔

اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ)، مِدْعَيَانِ.

مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ)، مِدْعَاتَانِ، مَدَاعِيْ (= مَدَاعِوُ)۔

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ)، مِدْعَاوَانِ، مَدَاعِيُّ (= مَدَاعِيُوُ)۔

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا۔

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

أَدْعٰی (=أَدْعَوُ)، أَدْعَيَانِ، أَدْعَوْنَ یا أَدَاعِيْ.

دُعْوٰی یا دُعْيَا، دُعْوَيَانِ، دُعْوَيَاتٌ یا دُعًی

الصَّرف الصَّغير من النَّاقِص للثَّلاثي المزيد

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
١. أَلْقٰى	يُلْقِي	أَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًى	إِلْقَاءٌ[١]
٢. لَقّٰى	يُلَقِّي	لَقِّ	مُلَقِّ	مُلَقًّى	تَلْقِيَةٌ[٢]
٣. لَاقٰى	يُلَاقِي	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًى	مُلَاقَاةٌ يا لِقَاءٌ[٣]
٤. تَلَقّٰى	يَتَلَقّٰى	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّى	تَلَقٍّ[٤]
٥. تَلَاقٰى	يَتَلَاقٰى	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقٍ[٥]
٦. اِنْقَضٰى	يَنْقَضِي	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًى	اِنْقِضَاءٌ[٦]
٧. اِلْتَقٰى	يَلْتَقِي	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًى	اِلْتِقَاءٌ[٧]
٨. اِرْعَوٰى	يَرْعَوِي	اِرْعَوِ	مُرْعَوٍ	مَرْعَوًى	اِرْعِوَاءٌ[٨]
٩. اِسْتَلْقٰى	يَسْتَلْقِي	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًى	اِسْتِلْقَاءٌ[٩]

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۸): اِوٌ، اِيٌ، اُوٌ اور اُيٌ سے ءٍ ہو جاتا ہے: دَاعِـــوٌ سے داعٍ، تَلَاقُيٌ (بروزن تَفَاعُلٌ) سے تَلَاقٍ.

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِيْ بن جائے گا: اَلدَّاعِيْ، اَلتَّلَاقِيْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِيْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِيُ سے مَرَامِيْ.

---

١ ڈالنا ٢ کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ ٣ ملاقات کرنا ٤ ملنا، سیکھ لینا
٥ آمنے سامنے آنا ٦ ختم ہو جانا ٧ آمنے سامنے آنا ٨ باز آنا ٩ چت لیٹنا

تنبیہ ۳: ناقص سے ہر ایک اسم فاعل[1] میں اور باب (۴ اور ۵) کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹): اَوْ اور اَيْ سے ءٌ بن جاتا ہے: مَدْعَوٌ سے مَدْعًى (واحد اسم ظرف) مُلْقَيٌ سے مُلْقًى (اسم مفعول از أَلْقٰى)

تنبیہ ۴: ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰): اُوْيٌ سے اِيٌّ ہوجاتا ہے، جیسے مَرْمُوْيٌ سے مَرْمِيٌّ (اسم مفعول از رَمٰى) مَرْضُوْيٌ سے مَرْضِيٌّ از رَضِيَ.

تنبیہ ۵: مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ ۶: ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر بجائے تَفْعِيْلٌ کے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے: لَقّٰى سے تَلْقِيَةٌ، سَمّٰى سے تَسْمِيَةٌ.

تنبیہ ۷: ناقصِ واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور كَرُمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا يَدْعُوْ، رَضِيَ يَرْضٰى اور سَرُوَ يَسْرُوْ اور ناقصِ یائی باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمٰى يَرْمِيْ، سَعٰى يَسْعٰى اور لَقِيَ يَلْقٰى.

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱

بَغٰى (ض،ی) چاہنا، بَغِيَ (س) باغی ہونا	اِبْتَغٰى (۷-ی) چاہنا
اِنْبَغٰى (۶-ی) مناسب ہونا، اس کا مضارع (يَنْبَغِيْ) ہی کثیر الاستعمال ہے۔	اِسْتَجَابَ (۱۰-و) قبول کرنا

[1] نیز اسم ظرف اور اسم الہ کی جمع میں۔

بَالٰی (۳-ی) پرواہ کرنا	بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا
تَحَابَّ (۵) باہم محبّت رکھنا	تَمَنّٰی (۴-ی) آرزو کرنا
سَعٰی (ف،ی) کوشش کرنا، دوڑنا	صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا، یعنی صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
صَلّٰی (۲-ی) نماز پڑھنا (عَلَيْهِ) درود پڑھنا، رحمت بھیجنا	قَضٰی (ض،ی) حکم کرنا، فیصلہ کرنا
لَاقٰی (۳-ی) ملاقات کرنا، سامنے آنا	مَسّٰی (۲-ی) شام کا سلام کرنا، یعنی مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
مَشٰی (ض،ی) چلنا	مَضّٰی (۲-ی) گذارنا
نَادٰی (۳-ی) پکارنا، منادی کرنا	نَهٰی (ف،ی) روکنا، منع کرنا (۷) رک جانا
هَدٰی (ض،ی) ہدایت کرنا، ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا، ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا	أَبْلَقُ چتلا
مُنْيَةٌ خواہش، آرزو	بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا، خرید وفروخت
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	جَبْهَةٌ پیشانی
رَخِيْصٌ سستا	عَسٰی غالبًا، امید ہے
غَالٍ مہنگا	غَايَةٌ انتہا
غَيٌّ (غَوٰی کا مصدر ہے) بہکنا، گمراہی	مَرَحًا اِتراتے ہوئے، اکڑتے ہوئے
مِيْلَادٌ پیدائش، پیدائش کا وقت یا دن	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

١. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ.	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُ يُمَسِّيْكَ بِالْخَيْرِ.
٢. عَسٰى أَنْ تَكُوْنَ مَضَّيْتَ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ!	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا أُسْتَاذِيْ ! مَضَّيْتُ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ.
٣. هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ.
٤. هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ! يُصَلِّيْ[1] بِنَا أَبُوْنَا.
٥. اُدْعُ أَخَاكَ.	دَعَوْتُهُ فَقَالَ: أَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ.
٦. مَنْ أَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	أَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ.
٧. فَمَا أَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ؟	لَمْ أُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ.
٨. فَيَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيْلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَهَادَوْا تَحَابُّوْا.	نَعَمْ! أُرِيْدُ أَنْ أُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهِ.
٩. هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا إِلٰى بَيْتِ الْأُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيِّ.	نَعَمْ! أَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ؛ لِأَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ.

[1] يُصَلِّيْ بِنَا ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

١٠. فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِي بَعْدَ الصَّلَاةِ.	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأُصَلِّي هُنَاكَ.
١١. بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟	اِشْتَرَيْتُهُ بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً.
١٢. رَخِيْصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ، اِشْتَرِ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ.	طَيِّبٌ، لَأَشْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.
١٣. لٰكِنْ لَا تَشْتَرِ لِيْ حِصَانًا أَبْلَقَ، إِنِّيْ أُحِبُّ الْأَسْوَدَ، الَّذِيْ فِيْ غُرَّتِهِ بَيَاضٌ.	أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى يَا سَيِّدِيْ.
١٤. كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكَلِيْزِي، وَأَيْش تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟	أَتَمَنّٰى أَنْ أَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضٰى.
١٥. هَلْ سَمِعْتَ "مَا[1] كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ."	نَعَمْ! سَمِعْتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا أُبَالِيْ بِهٖ، أُرِيْدُ أَنْ أَسْعٰى حَتّٰى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.
١٦. أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ! مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَبَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ.	اٰمِيْن، اُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوْصَةِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ.

[1] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

٢. اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

٣. اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً.

٤. لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (وَاخْشَوْنِيْ) اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.

٥. مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا.

٦. وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ.

٧. لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا.

٨. لَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا.

٩. قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا[1] هِىَ حَيَّةٌ تَسْعٰى.

١٠. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ.

١١. فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا.

١٢. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

١٣. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ.

١٤. اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ[2] (حِسَابِيْ).

١٥. يَااَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً.

---

[1] یہاں إِذَا کے معنی ہیں ''ناگہاں''۔

[2] اس کے آخر کی ''ہ'' زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں

اشعار

يَـا اَيُّهَـا الـرَّجُـلُ الْـمُـعَلِّمُ غَيْرَهُ هَلَّا لِـنَـفْسِكَ كَانَ ذَا[1] التَّـعْـلِيْمُ

اِبْـدَأْ بِنَفْسِكَ فَـانْهَهَـا عَنْ غَيِّهَـا فَإِذَا انْتَهَتْ عَـنْـهُ فَـأَنْتَ حَكِيْمُ

فَهُنَـاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى بِـالْـقَـوْلِ مِـنْكَ وَيَـنْـفَـعُ التَّعْلِيْمُ

(أبو الأسود الدولي، المتوفى ٦٩ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو:

يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

[1] ذَا اسم اشارہ ہے = ''وہ''

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لفیف مقرون جس میں دونوں حرفِ علت باہم قرین (متّصل) ہوں: رَوٰی (= رَوَيَ رویت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو: وَقٰی (= وَقَيَ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیّرات ہوں گے، اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے، پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرفِ صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرفِ کبیر تم خود بنالینا۔

الماضي	المضارع	الأمر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰى	يَقِيْ (=يَوْقِيُ)	قِ (=اِوْقِيْ)	وَاقٍ	مَوْقِيٌّ	وِقَايَةٌ

تنبیہ ۱: قِ (امر) اصل میں اِوْقِيْ تھا۔ واو بروئے قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) حذف کر دیا گیا اور یا حالتِ جزمی کی وجہ سے گرادی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگئی: قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيَا، قِيْنَ.

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرفِ صغیر اِتَّقٰی (= اِوْتَقَيَ)، يَتَّقِيْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ،

مُتَّقًی، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)

تنبیہ۲: اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَیَ تھا، حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۲) واو کو تا سے بدل دیا گیا اور یا کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدلا گیا۔

۳۔ فعل رَأٰی (دیکھنا، سمجھنا)

۱۔ ظاہر ہے کہ رَأٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ یا ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۲۔ اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی، مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی:

یَرٰی	یَرَیَانِ	یَرَوْنَ	تَرٰی	تَرَیَانِ	یَرَیْنَ	تَرٰی
تَرَیَانِ	تَرَوْنَ	تَرَیْنَ	تَرَیَانِ	تَرَیْنَ	أَرٰی	نَرٰی

تنبیہ۳: فعل رَأٰی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی، تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی؟ (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لیے کبھی یَا تُرٰی؟ بھی بولتے ہیں۔

۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی:

رَ	رَیَا	رَوْا	رَیْ	رَیَا	رَیْنَ

تنبیہ۴: رَأٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے، امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اسم فاعل رَاءٍ مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْئِیٌّ مثل مَرْمِیٌّ کے۔

۵۔ ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب أَفْعَلَ میں ہمزہ گرادیا جاتا ہے:

أَرٰی	يُرِيُ	أَرِ	مُرِيْءٌ	مُرَاءٌ	إِرَاءَةٌ [۱]

تنبیہ ۵: آخر کے تین صیغوں میں خلافِ قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور یا کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِيْدٌ، مُفِيْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنا لیے گئے ہیں۔

تنبیہ ۶: ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

۶۔ باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ انکی گردانیں ناقص کی طرح کرلو:

باب فَاعَلَ سے رَاءٰی، يُرَاءِيْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَائًى، رِيَاءٌ۔ [۲]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاٰی، يَرْتَئِيْ، اِرْتَئِ، مُرْتَئٍ، مُرْتَئًى، اِرْتِيَاءٌ۔ [۳]

۴۔ رَوِيَ يَرْوٰی (سیراب ہونا)، قَوِيَ يَقْوٰی (قوی ہونا)، سَوِيَ يَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں، ان کی گردانیں ناقصِ یائی (لَقِيَ يَلْقٰی) جیسی ہوں گی۔ چوں کہ یہ سب لازم ہیں اس لیے اسم فاعل کے بجائے ان سے اسم صفت فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِيٌّ (سیراب) قَوِيٌّ (مضبوط) سَوِيٌّ (برابر)۔

۵۔ حَيِيَ (دراصل حَيِوَ زندہ ہونا)، مضارع يَحْيٰی، اسم صفت حَيٌّ (زندہ)۔

باب أَفْعَلَ سے أَحْيٰی، يُحْيِيْ، أَحْيِ، مُحْيٍ، مُحْيًى، إِحْيَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَيّٰی، يُحَيِّيْ، حَيِّ، تَحِيَّةٌ (زندہ رکھنا، مراسمِ آداب وسلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيٰی، يَسْتَحْيِيْ، اِسْتَحْيِ، اِسْتِحْيَاءٌ (شرمانا، زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی یا گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، يَسْتَحِيْ، اِسْتَحِ۔

---

۱ دِکھانا، بتلانا ۲ محض دکھاوے کے لیے کوئی کام کرنا۔ ۳ غور کرنا، شک کرنا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۲

أَبْدٰی (۱-ی) ظاہر کرنا	تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا
حَالَ (ن،و) حائل ہونا، آڑے آنا	اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ ۷-و) راحت پانا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	رَوِيَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا، دفع ہونا	سَهَا (ن،و) بھولنا، غفلت کرنا سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا
طَرَحَ (ف) پھینک دینا، ڈال دینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا، ملامت کرنا
لَقّٰی (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۴) حاصل کرنا	مَاتَ (ن،و) مرنا (۱) مار ڈالنا
وَلِيَ (یَلِيْ، ح،ی) قریب ہونا، متّصل ہونا (۲) والی بنانا، پیٹھ پھیرنا (۴) والی ہونا، دوست رکھنا، پیٹھ پھیرنا	اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا
أُسْبُوْعٌ (جـ أَسَابِيْعُ) ہفتہ، سات دن	أُسْرَةٌ خاندان، کنبہ، گھر والے
اَلْأَنٰی (جـ اٰنَاءٌ) دن کا حصّہ، دن بھر	جِهَةٌ طرف، سبب
حَزِيْنٌ غمگین	حَيْثُ جب کہ
حَنُوْنٌ مہربان	رَشَادٌ سیدھا
سَيْرٌ رفتار	غُصَّةٌ (جـ غُصَصٌ) گلے میں رُکنے والا گھونٹ یا لقمہ
غِنٰی تونگری، بے نیازی	فُسُوْقٌ، سب وشتم، گالی گلوچ

فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی	قَفَا (جـ أَقْفِيَةٌ) پیٹھ
قَطُّ کبھی نہیں (زمانۂ ماضی کی نفی کے لیے آتا ہے)	كِتَابٌ، رِسَالَةٌ، مَكْتُوبٌ خط
لَا سِيَّمَا خصوصاً	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
مَنَامٌ نیند	نَضْرَةٌ تازگی
وَقُودٌ ایندھن	وَيْلٌ بڑی مصیبت، عذاب
مَاعُونٌ گھر میں برتنے کی چیزیں، کارِ خیر	

مشق نمبر ۳۴

١. قِ فَاكَ كَيْ لَا يُضْرَبَ قَفَاكَ.

٢. اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ.

٣. هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا أَوْلَادُ؟

٤. لِمَ لَا تَقِي لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ.

٥. اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ.

٦. كَانَ وَلّٰى هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ.

٧. لَمْ أَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الإِبْنَةِ قَطُّ.

٨. مَا[1] لِيَ أَرَاكَ حَزِيْنًا؟

٩. هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ إِنِّيْ اٰتٍ إِلَيْكُمْ؟

١٠. مَا تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَيُّهَا الْفَاضِلُ؟

١١. أَرٰى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ.

---

[1] مَا لِيَ کیا ہے مجھے، یعنی کیا سبب، اس میں مَا استفہام کے لیے ہے۔

١٢. أَرِنِي كِتَابَكَ!

١٣. اُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (الحديث)

١٤. اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ. (الحديث)

١٥. أَتُرَوْنَ هٰذِهِ (الْمَرْأَةُ) طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ (الحديث)

١٦. كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ.

١٧. رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

١٨. هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ.

١٩. نَهْرُ النِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ.

اشعار

٢٠. وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى ... وَلَمْ أَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ

٢١. قُلُوْبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ ... تَرٰى مَا[1] لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

٢. فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا.

٣. اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ؟

٤. قَالَ [اِبْرٰهِيْمُ] يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى؟

٥. قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ.

٦. فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ

---

[1] مَا موصولہ ہے، یعنی ''جو چیز''۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ.

۷. اِذْ قَالَ اِبْرٰهِمُ رَبِّیَ الَّذِیْ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ قَالَ [اَلْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْیٖ وَاُمِيْتُ.

۸. وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا.

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ اپنا منہ بچاؤ تا کہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے)۔

۲۔ تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟

۳۔ اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ۔

۴۔ ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا۔

۵۔ کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے ہیں؟

۶۔ اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہیں)؟

۷۔ ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہیں) کہ وہ صحیح نہیں ہے۔

۸۔ اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ (تو) تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے۔

۹۔ ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی (فراست) سے ڈرو۔

۱۰۔ مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ (دکھلاؤ)۔

۱۱۔ مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر (والی) بنایا۔

۱۲۔ ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچائیں۔

۱۳۔ اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلٰى وَلَدِهٖ

وَلَدِي الْعَزِيْزُ[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مَا لَكَ يَا بُنَيَّ! مَضَّيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى أَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ. أَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ إِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ إِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

كَيْفَ نُبْدِيْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ أُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ، يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْأَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ!

أَلَمْ تَرَ إِلٰى رُفَقَائِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ أُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا إِلٰى أُسَرِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَيُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ، وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ.

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ! وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ، لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْأَفْكَارُ.

نَدْعُوْ لَكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ، وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ إِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَاءِ.

وَالسَّلَام

وَالِدُكَ

خَالِد

---

[1] اصل میں يَا وَلَدِي الْعَزِيْزَ ہے، حرفِ ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلّم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جا سکتا [الْعَزِيْزَ] وَلَد کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔

الدَّرْسُ الخَامِسُ و الثَّلَاثُوْنَ

بقيّة أَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱۔ پہلے حصّے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشِنْ	مُخْشَوْشِنٌ	اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ: اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	مُجْلَوِّذٌ	اِجْلِوَّاذٌ

تنبیہ۱: مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لیے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتبِ صَرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں، ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔

وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں، اس لیے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلۂ الفاظ ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا
اِجْلَوْلٰی گاؤں گاؤں پھرتے رہنا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا
اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا
أَرِیْکَةٌ (جـ أَرَائِكُ) زینت دار کرسی	جَوَادٌ (جـ جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار، سخی آدمی
زِيٌّ ہیئت، فیشن	ظَهْرٌ (جـ أَظْهَارٌ) پیٹھ
غُرْفَةٌ (جـ غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ (جـ غُرَفٌ) کمرہ، بالا خانہ	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی، امیرانہ

مشق نمبر ۳۵

١. اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ.

٢. اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ.

٣. اِعْلَوَّطَنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْأَفْرَاسَ.

٤. اِخْرَوِّطْ أَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ! وَاصْنَعْ مِنْهُ أَرِيْكَةً فَاخِرَةً.

٥. اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰى لَا يَقْدِرَ[1] أَحَدٌ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً.

٦. قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰى تَسْبِقَ[2] الْجِيَادَ.

٧. اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَقُرًى كَثِيْرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ فِيْ خِدْمَةِ

---

[1]، [2] حَتّٰی کے بعد مضارع کو نَصْب دیا جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲-۴)

الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِيْ زِيِّ الْأَغْنِيَاءِ فَأَلْفَيْنَاهُ[۱] مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيْصًا عَلٰى إِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ.

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ إِلٰى أَبِيْهِ

إِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

وَصَلَنِيْ يَا أَبِي الْعَطُوْفُ![۲] كِتَابُكَ الْعَزِيْزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[۳] الْغِلَافِ[۴] مَصْدَرَهُ[۵] الشَّرِيْفَ، فَقَبَّلْتُهُ[۶] إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ[۷] مُشْتَاقًا إِلٰى أَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[۸] وَإِذَا[۹] هُوَ يَرْمِيْنِيْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِيْ[۱۰] عَلَى الْقَلَقِ وَالْأَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ،[۱۱] وَلَا سِيَّمَا لِأُمِّي الْحَنُوْنَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَائَتَهُ حَتّٰى أَمْطَرَتْ[۱۲] عَيْنَايَ دُمُوْعَ[۱۳] النَّدَمِ وَأَخَذْتُ أَلُوْمُ نَفْسِيْ، فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا أَبَتِ! فَإِنَّ لِيْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ.

وَهُوَ أَنِّيْ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكَدِّرَ[۱۴] خَاطِرَكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلٰى مَا لَا يَسُرُّكُمْ، وَذٰلِكَ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الْإِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِيْ، وَسَبَبُهُ أَنِّيْ رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِيْ مَرِيْضًا، فَرُفَقَائِيْ

---

۱ أَلْفٰى (ا-ی) پانا
۲ بڑا مہربان
۳ پتہ
۴ لفافہ
۵ نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے۔
۶ میں نے اس کو بوسہ دیا۔
۷ فَضَّ (ن) کھولنا، توڑنا
۸ خوش کرنے والی
۹ یہاں إِذَا مفاجات کا ہے یعنی یکا یک
۱۰ نَبَّهَ: آگاہ کرنا
۱۱ لاحق ہوا
۱۲ برسایا
۱۳ دَمْعٌ: آنسو
۱۴ كَدَّرَ: میلا کرنا

سَبَقُوْنِيْ وَخَلَّفُوْنِيْ[۱] أَذْرِفُ[۲] مِنَ النَّدَمِ دَمْعَاتٍ، لٰكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا[۳] قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ[۴] عَنْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ لِتَلَافِي مَا فَاتَنِيْ، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُوْنَ فِي الْإِمْتِحَانِ الْآتِيْ مِنَ النَّاجِحِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ.

أَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ أَنْ أُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيْبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّيَ الْمُكَرَّمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِيْ[۵] بِدُعَائِكُمْ.

أَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيْعِ

محمد رفیع

سوالات نمبر ۱۵

۱۔ ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

۲۔ حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

۳۔ ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

۴۔ ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

۵۔ ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیّر ہوتا ہے؟

۶۔ اجوف سے باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

۷۔ لفیف کی تعریف کرو۔

۸۔ لفیف کی کون سی قسم میں تغیّر زیادہ ہوتا ہے؟

---

۱ پیچھے ڈالدیا ۲ ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا ۳ جو کچھ فوت ہوگیا

۴ تَفَرَّغَ: سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہوجانا ۵ شَمِلَ (س) شامل کرلینا

۹۔ ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:

دَعَوْنَ	رَضُوْا	يَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	تَرْضَيْنَ	تُلْقَيْنَ
اِرْمِ	اِرْمِيْ	لَقُوْا	مَدْعًى	مِدْعَاءٌ	مَرَامِيْ
مُرَامِيٌّ	أَدْعٰى	أَلْقٰى	قِ	قُوْا	قِيْنَ
اِتَّقُوْا	اَلْمَوْلٰى	دَاعُوْنَ	أَرِ	أَرِيْ	يَرَوْنَ
حَيُّوْا	أَسْتَحِيْ	اِسْتَحِيْ	يَحْيٰى	تَحِيَّةٌ	

۱۰۔ ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

الدَّرْسُ السَّادِسُ و الثَّلَاثُوْنَ

خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتے ہیں جو ان ابواب کی خاصیّت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا)، دوسرے یہ کہ بابِ مذکورہ اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیّت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:

تنبیہ ۱: ذیل میں لفظ مَأْخَذ بہت جگہ آئے گا، اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور

اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِـــرَاق سے أَعْـــرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق أَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

۱۔ باب أَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تعدیہ: لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے أَذْهَبَ (لے جانا)
۲۔ بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صبح، أَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳۔ وِجدان: ماخذ سے متصف پانا	أَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴۔ صیرورت: صاحبِ ماخذ ہونا	أَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسْبَة إِلَى الْمَأْخَذ: ماخذ کی طرف نسبت کرنا	أَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر
۶۔ اِبتدا: نئے معنی کے لیے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	أَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرد شَفِقَ (مہربانی کرنا)

۲۔ باب فَعَّلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تعدیہ:[1]	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بلوغ:	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمق (گہرائی) میں پہنچا)

[1] جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

۳۔ صیرورت:	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوَّرَ (کلی، شگوفہ)
٤. نِسْبَة إِلَى الْمَأْخَذ:	فَسَّقْتُهُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبتدا:	کَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادّہ کَلِمَ (زخمی کرنا)
٦۔ تحویل: کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُوْدِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِيٌّ (عیسائی)
۷۔ تکثیر: کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قصر: بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰهُ أَكْبَر کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا)

۳۔ باب فَاعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ مشارکت: کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ موافقتِ مجرد: مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ: سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ موافقتِ أَفْعَلَ:	بَاعَدْتُهُ بمعنی أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دور کیا)
۴۔ موافقتِ فَعَّلَ:	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

۴۔ باب تَفَاعَلَ

۱۔ مشارکت:[1]	تَضَارَبَ خَالِدٌ و عَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تخییل: خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مطاوعتِ[2] فَاعَلَ: یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لیے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا:	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَكَ (اونٹ کا بیٹھنا)

۵۔ باب تَفَعَّلَ

۱۔ تکلّف:[3] کسی صفت کو خود میں بہ تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلّف بہادر بنا)
۲۔ تجنّب: ماخذ سے بچنا	تَأَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ إِثْم: گناہ
۳۔ اِتخاذ: کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَّيْتُ أَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ اِبْن (بیٹا)

[1] باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

[2] مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔　[3] تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو۔

۴۔تحول: صاحبِ ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ یَھُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانی
۵۔صیرورت:	تَمَوَّلَ (مال دار ہونا) ماخذ مَالٌ
۶۔ابتدا:	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ (زخمی کرنا)

۶۔باب اِنْفَعَلَ

۱۔لزوم: لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔مطاوعتِ فَعَّلَ:	کَسَّرْتُہٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔مطاوعتِ مجرد:	قَطَعْتُہٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ابتدا: صاحبِ ماخذ ہونا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ (جدا ہونا)

۷۔باب اِفْتَعَلَ

۱۔اِتخاذ:	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحر (بل)
۲۔مطاوعتِ فَعَّلَ:	حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا)

۹،۸۔باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

۱۔لزوم:	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لون یعنی	
۲۔لون:	رنگ کے معنی میں یا عیب	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا)
۳۔عیب:	کے معنی میں آتے ہیں	اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

۱۰۔ باب اِسْتَفْعَلَ

۱۔ اِتخاذ:	اِسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلب:	أَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قصر:	اِسْتَرْجَعَ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حسبان: گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اُس سے اچھا گمان کیا)

۱۱۔ باب اِفْعَوْعَلَ

۱۔ لزوم:	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)
۲۔ مبالغہ:	

۱۲۔ باب اِفْعَوَّلَ

۱۔ لزوم:	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں	
	مبالغہ ہوتا ہے، اس باب کا	
۲۔ مبالغہ:	کوئی فعل مادۂ مجرد کے ہم	
۳۔ ابتدا:	معنی نہیں ہے۔	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)

ابواب رباعی مجرد ومزید فیہ

۱۔ باب فَعْلَلَ

۱۔قصر:	حَمْدَلَ (الحمدللہ کہنا) بَسْمَلَ (بسم اللہ کہنا)
۲۔الباس: کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ (برقع)
۳۔اتخاذ:	قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ

۲۔ باب تَفَعْلَلَ

۱۔تحول:	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِیْق (بے دین)
۲۔مطاوعتِ فَعْلَلَ:	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔تلبس: ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

۳۔ باب اِفْعَلَلَّ

۱۔ابتدا:	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)
۲۔مبالغہ:	رَأَيْتُ جَارِيَةً[۱] تَشْرَئِبُّ كَالظَّبْيِ[۲]

۴۔ باب اِفْعَنْلَلَ

۱۔مبالغہ:	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ابتدا:	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)

[۱] جَارِيَةٌ: لونڈی، لڑکی۔ [۲] الظَّبْيِ: ہرن

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۱

إِنْ اگر، نہیں	اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری
أَسَفٌ افسوس	اِخْتَانَ (و-ے) خیانت کرنا
اِسْتَغَاثَ (و-ی) فریاد چاہنا	أَكْلٌ کھانا
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	تِجَارَةٌ بیوپار
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ ۳۳
سُوْءٌ برا	شُرْبٌ پینا
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا	صَنَاعَةٌ ہنرمندی، کاریگری
صَنَمٌ بت	عَابِدٌ (جـ عَبدة) پوجنے والا
عَلَيْكَ تجھ پر، تجھ پر لازم ہے	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت، طبعی دین، اسلام
مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے۔
مَنَامٌ سونے کا وقت، نیند	مَنْسُوْخٌ ردّ کیا ہوا
مَوْلُوْدٌ بچہ	نَائِبَةٌ (جـ نَوَائِبُ) آفت
نُصُبٌ (جـ أَنْصَابٌ) تھان [عبادت خانہ] یا مقبرہ جسے پوجا جائے	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
هُنُوْدٌ (هِنْدِيٌّ کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے، یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لیے بولا جاتا ہے۔	

مشق نمبر ۳۴

١. فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ.

٢. لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَأَعْرَضُوْا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ.

٣. كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ.

٤. اَلْآبَاءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِي الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ، وَالْأَسَفُ عَلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ، وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوْا بِهَا.

٥. سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً، وَحَمِّدُوْا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ.

٦. لَا تُكَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ.

٧. تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيْكَا وَأَرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصَّنَاعَةِ.

٨. إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا.

٩. وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِيْ بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا.

١٠. عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَهُمَا.

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم ہوں (دیکھو درس ۱۸-۱) تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی ہوں (دیکھو درس ۱۷) تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا) عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعالِ ناقصہ ہیں تو لازم، لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ ۱: پچھلے سبقوں میں جو افعالِ ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی ان کے آخر میں حرف علت آتا ہے، اور یہ افعالِ ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعلِ ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعلِ ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں: كَانَ خَالِدٌ شُجَاعًا (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعالِ ناقصہ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اس وقت مبتدا

تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کردینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخِ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ إِنَّ[1] اور اس کے أَخَوَات (بہنیں) یعنی أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں، مگر ان کا عمل فعلِ ناقص کے برعکس ہوتا ہے، یعنی إِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو:

جملہ اسمیہ	كَانَ داخل ہوتا ہے	إِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	إِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	إِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِيْنَ	إِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	كَانَتِ الْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	إِنَّ الْأُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

۸۔ افعالِ ناقصہ یہ ہیں:

كَانَ (تھا، ہوا، ہے)	صَارَ (ہوا)
أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا، ہوا)	أَمْسٰى (شام کے وقت ہوا، ہوا)
أَضْحٰى (چاشت کے وقت ہوا، ہوا)	ظَلَّ (دن میں ہوا، ہوا)
بَاتَ (رات میں ہوا، ہوا)	دَامَ (ہمیشہ ہوا، رہا)

[1] إِنَّ کا بیان حصّہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے، حصّہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔

مَا زَالَ (ہمیشہ ہوا، رہا)	مَا بَرِحَ (ہمیشہ رہا)
مَا فَتِئَ (مَافَتَأَ بھی آتا ہے) (ہمیشہ رہا)	مَا انْفَكَّ (ہمیشہ رہا)
مَا دَامَ (جب تک رہا)	لَيْسَ (نہیں ہے)

تنبیہ ۲: مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں، ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانۂ حال ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے: لَيسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَا دَامَ اور لَيْسَ کے سوا تمام افعالِ ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لَيْس کی گردان اس طرح ہوگی: لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوْا، لَيْسَتْ، لَيْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمْ، لَسْتِ لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا.

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں، مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے، اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ يَكُوْنُ کی گردانیں قَالَ يَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصّے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ يَصِيْرُ اور بَاتَ يَبِيْتُ کی گردانیں بَاعَ يَبِيْعُ جیسی ہوں گی، أَصْبَحَ يُصْبِحُ کی أَكْرَمَ جیسی، أَمْسٰى يُمْسِيْ اور أَضْحٰى يُضْحِيْ کی أَلْقٰى يُلْقِيْ جیسی ظَلَّ يَظِلُّ کی فَرَّ جیسی، دَامَ يَدُوْمُ کی قَالَ جیسی، زَالَ يَزَالُ کی خَافَ يَخَافُ جیسی، بَرِحَ يَبْرَحُ اور فَتِئَ يَفْتَأُ کی سَمِعَ جیسی، اور اِنْفَكَّ يَنْفَكُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

۱۔ کَانَ سے زمانۂ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے متصف ہونا سمجھا جاتا ہے: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانۂ ماضی میں زید عِلْم کی صفت سے متصف تھا۔

تنبیہ ۳: مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانۂ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔ صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جَہْل کی صفت عِلْم سے مبدل ہوگئی۔

۳۔ افعال نمبر (۳) سے نمبر (۷) تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہوگیا) أَمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)۔

کبھی صَارَ کی مانند محض ''ہونے'' کے معنی لیے جاتے ہیں: أَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح أَضْحٰی، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کیے جاتے ہیں۔

۴۔ نمبر (۸) دَامَ کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

۵۔ نمبر (۹) سے (۱۲) تک اپنی خبر کے استمرار (ہمیشگی) کے لیے استعمال ہوتے

ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں مَا نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے، چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ''قائم رہنے'' کی نفی ہے۔ اس لیے اس پر مـا نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہوجاتی ہے اور ''قائم رہنا'' کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں ''زائل ہوا'' یعنی قائم نہ رہا، تو مَا زَالَ کے معنی ہوں گے ''زائل نہ ہوا'' یعنی قائم رہا، اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ۔

۶۔ مَا دَامَ میں مَا ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ''جب تک'' اسی لیے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَـامَ التَّلَامِذَةُ مَـا دَامَ الْأُسْتَـاذُ قَائِمًا (شاگرد کھڑے رہے جب تک کہ استاذ کھڑا رہا)۔

تنبیہ۴: فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں: قَـامَ التَّلَامِـذَةُ مَا قَـامَ الْأُسْتَاذُ یا مَـا قَـامَ الْأُسْتَـاذُ قَـامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک استاذ کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)

۷۔ لَيْسَ نفی کے لیے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ۵: لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِـ لگا کر مجرور کردیتے ہیں: لَيْـسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ (دیکھو سبق ۶-۸)

تنبیہ۶: فعلِ ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	زِحَامٌ بھیڑ
عَرْجَاءُ (أَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی	غَزِيْرٌ بہت زیادہ، موسلا دھار

غَمَامٌ ابر	قَصِيرٌ (جـ قِصَارٌ) کوتاہ
قَمِيصٌ (قُمُصَانٌ) پیرہن	كَثِيفٌ گھنا
مُتَأَلِّمٌ دردناک، تکلیف زدہ	مُتَّقِدٌ سلگا ہوا، روشن
مِصْبَاحٌ (جـ مَصَابِيحُ) چراغ	مَطَرٌ (جـ أَمْطَارٌ) بارش
مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا	نَشِيطٌ خوش دل، چست
هَادِئٌ باآرام، باسکون	جَوٌّ زمین وآسمان کی درمیانی جگہ (فضا)

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ ۷: دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعلِ ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے۔

١. اَلْبَيْتُ نَظِيفٌ.	كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا.
٢. اَلْقَمِيصُ قَصِيرٌ.	صَارَ الْقَمِيصُ قَصِيرًا.
٣. اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ.	أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا.
٤. اَلْغَمَامُ كَثِيفٌ.	أَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيفًا.
٥. اَلزِّحَامُ شَدِيدٌ.	أَضْحَى الزِّحَامُ شَدِيدٌ.
٦. اَلْمَطَرُ غَزِيرٌ.	ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيرًا.
٨. هَلِ النَّهْرُ جارٍ؟	نَعَمْ! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا.
٩. هَلِ الْبَابُ مَفتوحٌ؟	لَيْسَ البابُ مفتوحًا.
١٠. هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ؟	لَيْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ.

١١ . اَلْوَلَدُ صَالِحٌ.	مَا زَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا.
١٢ . اَلْوَلَدانِ صَالِحَانِ.	مَا زَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ.
١٣ . اَلْأَوْلَادُ صَالِحُوْنَ.	مَا زَالَ الْأَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يا صُلَحَاءَ
١٤ . اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ.	مَا زَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً.
١٥ . اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ.	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ.

تنبیہ ۸: مذکورہ پندرہ جملوں پر إنَّ داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو:

١٦ . هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ؟	مَا فَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا.
١٧ . أَأَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟	أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ أَبِيْ جَالِسًا.
١٨ . أَهٰذَا أَخِيْ؟	لَيْسَ هٰذَا أَخَاكَ.
١٩ . هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ.	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ.

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو:

١. كَانَ الْوَلَدُ .....
٢. صَارَ الْجَوُّ .....
٣. كَانَ الرَّجُلَانِ .....
٤. أَصْبَحَ الرِّجَالُ .....
٥. كَانَتِ الْبِنْتُ .....
٦. صَارَتِ الْمَرْأَتَانِ .....
٧. أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ .....
٨. أَمْسَى الْمَطَرُ .....
٩. بَاتَ الْمَرِيْضُ .....
١٠. سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ .....

۱۱. لَيْسَ الْقَمِيْصُ ..... ۱۲. أَنَا أَقُوْمُ مَا دَامَ .....

۱۳. أَلَيْسَ ..... صَادِقًا. ۱۴. مَا زَالَ الْغَمَامُ .....

۱۵. أَلَيْسَتِ ..... مُهَذَّبَاتٍ. ۱۶. ..... مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا.

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:

۱. صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا. (مٹی ٹھیکرا بن گئی)

(صَارَ) فعلِ ناقص ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الطِّيْنُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ. (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے، یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعلِ ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اسلیے مرفوع ہے، اسکے رفع کی علامت "وْنَ" ہے۔

(عَالِمِيْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اسلیے منصوب ہے اسکے نصب کی علامت "يْنَ" ہے۔

فعلِ ناقص اسم وخبر سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰
عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ مکان کشادہ تھا۔

۲۔ خادم چست تھا۔

۳۔ پیرہن لمبا ہو گیا۔

۴۔ شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی۔

۵۔ بیمار نے آرام سے رات گذاری۔

۶۔ لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں۔

۷۔ ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں۔

۸۔ بارش دن میں موسلا دھار رہی۔

۹۔ فضا رات میں کثیف رہی۔

۱۰۔ سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے۔

۱۱۔ لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی۔

۱۲۔ جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں، دراصل وہی اَفعالِ ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں، جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۳۷-۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں، اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

عَادَ يَعُوْدُ (لوٹنا، ہونا)	تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا، ہوجانا)
اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا، ہوجانا)	اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيْلُ (محال یا مشکل ہونا، بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آجاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں، پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں:

عَادَ الْخَلِيْلُ مِنْ مَكَّةَ. (خلیل مکّہ سے لوٹا)۔

عَادَ الْخَلِيْلُ حَاجًّا. (خلیل حاجی ہوگیا)۔

تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)۔

تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا. (دودھ پنیر بن گیا)۔

اِرْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِيْنِهٖ. (زید اپنے دین سے پھر گیا)۔

اِرْتَدَّ الْأَعْمٰى بَصِيْرًا. (اندھا بینا ہوگیا)۔

اِستِحَالَ الْأَمْرُ. (کام مشکل ہوگیا)۔
اِستَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا. (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کَانَ بھی تامہ ہوتا ہے، اس وقت اسکے معنی ہوتے ہیں ''موجود ہونا'' یا ''پایا جانا'':
کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُهُ. (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا)۔
اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے، اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہوگیا ہے اس لیے وہ تامہ کہلائے گا۔

۳۔ أَصْبَحَ اور أَمْسٰی بھی تامہ ہوجاتے ہیں، جب ان کے معنی ہوں گے ''صبح کرنا'' یا ''صبح کے وقت آنا''، ''شام کرنا'' یا ''شام کے وقت آنا'':
أَصْبَحْنَا یا أَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)
أَصْبَحَ یا أَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامہ ہوجاتا ہے:
دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعا میں یا بددعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے، مگر معنی مضارع کے لیے جاتے ہیں اور ما نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں:
کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)
لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)
طَالَ عُمْرُهُ (اس کی عمر دراز ہو)
لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے، یہ بددعا ہے)

کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں:

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)

اس کو كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعلِ ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيرًا[1] كَانَ أَوْ كَبِيرًا.

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف، تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِيْ غُلَامٌ، كَانَ عِنْدِيْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصّے میں مفصّل ہوگا)

۷۔ يَكُوْنُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكُ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكُ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكُ ہو جاتا ہے:

لَمْ أَكُ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بد بخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصّے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصّے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے۔ (دیکھو سبق ۶-۷) خبر کی جگہ جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی آ سکتا ہے، اور شِبْہِ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آ سکتا ہے۔

اسی طرح فعلِ ناقص اور إِنَّ اور اُس کے أَخَوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا

[1] چھوٹا ہو یا بڑا۔

ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[۱]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[۲]	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ.[۳]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ.[۴]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ.[۵]	إِنَّ اَلشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ.
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ.	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ.	إِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ.
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ.	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ.	إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ.

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو، سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مستتر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے، یہی ضمیر فاعل ہے۔ اَلْقُرْاٰنَ مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائے گا، مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ كَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لیے حالتِ نصبی میں سمجھا جائے گا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے، اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور ہے۔

اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱: اعراب محلّی اور تقدیری: تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول، ہر ایک کے لیے اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی

---

۱ خالد قرآن پڑھتا ہے۔ ۲ خالد قرآن پڑھتا تھا۔ ۳ بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔

۴ موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ ۵ موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے، ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلّی کہتے ہیں مثلاً: جَاءَ هٰذَا [1] میں هٰذَا فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے، مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا، اس لیے اس جملے میں هٰذَا کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحلّ کہیں گے۔ رَأَيْتُ هٰذَا میں هٰذَا مفعول ہے اس لیے اس محلاً منصوب یا منصوب المحلّ کہا جائے گا، اور قُلْتُ لِهٰذَا میں هٰذَا حرف جر کے بعد آیا ہے اس لیے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحلّ کہیں گے۔

تم نے حصّہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا، اور اسم منقوص (جس کے آخر میں یا ہو) پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا، ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کرلیا جائے تو وہ بھی محلّی ہے، مگر کتبِ صَرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا. (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيْرُ) فعلِ ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

---

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔
فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ. (بیماروں نے دکھ میں رات گذاری)

(بَاتَ) فعلِ ناقص، ماضی ہے، مبنی ہے فتحہ پر۔
(الْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا، حالتِ رفعی میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا، اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔
(مُتَأَلِّمِيْنَ) خبر ہے فعلِ ناقص کی اس لیے منصوب ہے۔ اسکے نصب کی علامت "يْنَ" ہے، کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۵)
فعلِ ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳. صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ. (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اور (بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ) جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:
(صَارَ) فعلِ ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔
(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا اس لیے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔
(بَرْدُهٗ) بَرْدُ دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ هٗ ضمیر مجرور ہے، مبنی ہے، مضاف الیہ ہے اس لیے محلاً مجرور کہیں گے۔
(شَدِيْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی، مرفوع ہے۔
مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی، جو کہ اسم ہے

فعلِ ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعلِ ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائیگا۔ فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

٤. مَا زِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ. (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)

اس جملے میں (مَا زِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعلِ ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:

(مَا زِلْنَا) فعلِ ناقص ماضی جمع متکلّم مَا زَالَ سے۔ اس میں (نَا) ضمیر، مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعلِ ناقص کا، اس لیے محلاً مرفوع۔

(نَرٰی) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعلِ ناقص کی، اس لیے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعلِ ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	أَوْصٰی (۱) وصیّت کرنا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا، اصلاح کر لینا	تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا، مقصد کو پہنچنا
ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا، لگاتار کوشش کرنا	جَادَ (ن، و) سخاوت کرنا
عَبَرَ (ن) عبور کرنا، پار کرنا	عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے رہنا

حَقَّقَ (۲-اس کا مصدر تَحْقِيقٌ ہے) ثابت کر دِکھانا	هَدَّدَ (۲-اس کا مصدر تَهْدِيدٌ ہے) ڈرانا، دھمکانا
اَلْأَلْمَانُ جرمنی	إِدِيسُونَ ایڈیسن، امریکا کا مشہور موجد
أَمَلٌ (جـ آمَالٌ) اُمید	أَنّٰى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	بِسَاطٌ فرش، غالیچہ
بَغِيٌّ سرکش، بدکار	اَلْحَاكِيْ نقال، آج کل فونوگراف کے لیے استعمال ہوتا ہے
زَهْرَةٌ تازگی، خوشنمائی، پھول	سَمَاحَةٌ سخاوت، چشم پوشی
سَوَآءٌ برابر	طَائِفَةٌ گروہ
طَائِرٌ پرندہ	طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
طِيْنٌ کیچڑ	عَزْمٌ پختہ ارادہ
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتًى ہے)	فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ، بچا ہوا
لَدٰى پاس، لَدَيْكَ تیرے پاس	مَبْلَغٌ رسائی، پہنچنے کی حد
اَلْمُحِيطُ بڑا سمندر	اَلْمُحِيطُ الْإِطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک
مُذْنِبٌ گناہ گار	مِرْيَةٌ شک
مُسْتَحِيلٌ مشکل، محال	مُسْتَرِيحٌ با آرام
مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا	مَوَدَّةٌ دوستی
نَجَاحٌ کامیابی	هَفْوَةٌ (جـ هَفَوَاتٌ) لغزش، غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو:

١. لَا أَخَافُ أَنْ أُصْبِحَ فَقِيرًا لٰكِنِّي أَخَافُ أَنْ أُمْسِيَ مُذْنِبًا.

٢. قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا.

٣. يَا فَتَاةُ! كُونِي مُطْمَئِنَّةً.

٤. ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى أَصْنَامِهِمْ.

٥. بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيحًا وَأَضْحٰى صَحِيحًا.

٦. دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ.

٧. أَلَسْتَ ابْنَ الْأَمِيْرِ؟

٨. اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً.

٩. مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ إِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ.

١٠. لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ.

١١. لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا.

١٢. مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا.

١٣. مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ.

١٤. اُسْكُتْ مَا دَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا.

١٥. إِنِّي لَا أُبَالِي بِالتَّهْدِيْدِ حَتّٰى مَا دُمْتُ بَرِيْئًا.

١٦. مَا بَرِحَ إِدِيْسُوْنَ الْأَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ إِلٰى اِخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [الْفُوْنُوْغِرَاف] الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهُ.

۱۷. قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً.

۱۸. كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا.

۱۹. لَا تَجْلِسْ مَا[۱] لَمْ يَجْلِسْ أَبُوْكَ.

۲۰. اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا[۲] كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ.

۲۱. إِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ

۲۲. لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً حَتّٰى تَجُوْدَ وَمَا[۳] لَدَيْكَ قَلِيْلٌ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. قَالَتْ [مَرْيَمُ] اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا.

۲. فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ.

۳. قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ.

٤. وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى.

٥. وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ [ظَلَلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا.

٦. اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا[۴] دُمْتُ حَيًّا.

۷. فَمَا[۵] اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ.

۸. فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ [اَلْقٰى قَمِيْصَ يُوْسُفَ] عَلٰى وَجْهِهٖ [عَلٰى وَجْهِ يَعْقُوْبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا.

۱، ۲ میں مَا کے معنی ہیں ''جب تک'' یہ مَا ظرفیہ ہے۔

۳ مَا موصولہ ہے یعنی ''جو کچھ''۔

۴، ۵ میں مَا کے معنی ہیں ''جب تک'' یہ مَا ظرفیہ ہے۔

۹. فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامہ] وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامہ].

۱۰. خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ [تامہ] السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ.

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اور إنَّ اور اُس کے أَخَوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں:

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ أَنَّ فَنَّ الطَّيَرَانِ نَجَاحُهُ مُسْتَحِيْلٌ، وَصَارُوْا يَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيْقِهِ، لِأَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْإِنْسَانَ عَزْمُهُ مَحْدُوْدٌ، وَأَنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلٰى حَالَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيَرَانِ، وَأَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ أَحْسَنِ وَسَائِلِ الْإِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ أَنْ يَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِيْطَ الْإِطْلَنْطِيَّ مِنْ أَمْرِيْكَا إِلٰى أُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ، كَأَنَّهُمْ فَوْقَ بِسَاطِ سُلَيْمَانَ.

وَأَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْأَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةٍ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

۱۔ کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے۔

۲۔ تم سچّے رہو جھوٹ نہ بولو۔

۳۔ ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے۔

۴۔ کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔

۵۔ تم نے کس طرح صبح کی؟

۶۔ ہم نے خیریت سے صبح کی۔

۷۔ کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟

۸۔ کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟

۹۔ نہیں! ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گذاری۔

۱۰۔ محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے۔

۱۱۔ ہم ہمیشہ ان کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا۔

۱۲۔ جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ۔

۱۳۔ تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ كَادَ (قریب ہونا)، كَرَبَ (قریب ہونا)، أَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰى (امید ہے، شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ۱: كَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ اَفعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: كَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہوجائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی میں اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو۔

۳۔ ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی أَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں، لیکن عَسٰى اور أَوْشَكَ کے بعد أَنْ کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہوجائے)، كَادَ اور كَرَبَ کے بعد نہ لانا ہی بہتر ہے۔

۴۔ عَسٰى اور أَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰى أَنْ يَقُوْمَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہوجائے) اور كَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ كَادَ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ، يَخَافُ کے جیسا) اور أَوْشَكَ کا يُوْشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰى کا صرف ماضی مستعمل ہے، اس کی گردان رَمٰى کی طرح کرلو۔ كَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں، لیکن اُن کے بعد أَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں ''شروع کرنا'' یا ''کرنے لگنا'': أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَشْفِيَكِ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)۔

أَوْشَكَ أَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)۔

ان کی تحلیل اس طرح کرو:

(عَسٰى) فعل مقارب۔

(اللّٰهُ) فعل مقارب کا اسم۔

(أَنْ) حرف ناصب مضارع۔

(يَشْفِيَ) فعل مضارع معروف، منصوب ہے أَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو لفظ اللّٰهُ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔

(كِ) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے، اس لیے اسے منصوب المحلّ کہیں گے۔

فعل مضارع اپنے فاعل ومفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے عَسٰی کی، محلاً منصوب، عَسٰی اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو، لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقارب کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۷

أَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا	أَحْرَقَ جلانا
أَذَابَ (ا-و) پگھلانا	اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا
أَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اُجالا ہونا	أَقْبَلَ متوجہ ہونا، کسی کی طرف منہ کرنا
أَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجنا، اُٹھانا	تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا	جَرٰی (ض،ی) جاری ہونا، دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا	طَارَ (ض،ی) اُڑنا
فَاقَ (ن،و) بڑھ جانا (مرتبہ میں)	فَقِهَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)	لَامَ (ن،و) ملامت کرنا
وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا، واقع ہونا	أُمْنِيَّةٌ (جـ أَمَانِيُّ) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی	خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
دُوْنَ بغیر، سوا	رُكُوْبٌ سواری
سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، گھڑ دوڑ	شَابٌّ (جـ شُبَّانٌ) جوان

عَادِيٌّ معمولی	غَزَالٌ ہرن
فَرَحٌ کشادگی	فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی
مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا ﷺ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے۔	هَوْنٌ وقار، نرمی
وَرَقٌ پتہ، کتاب کا ورق	وَطْأَةٌ شدت

مشق نمبر ۴۶

١. كِدْنَا نَطِيْرُ مِنَ الْفَرَحِ.

٢. أَوْشَكَتْ أَمَانِيُّ الْكَسْلَانِ تَقْتُلُهُ؛ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ.

٣. أَخَذْتُ أَلُوْمُ نَفْسِيْ.

٤. لَمَّا أَسْلَمَ عَمَّارُ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يَحْرِقُوْنَهُ بِالنَّارِ، فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُوْ لَهُ.

٥. كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ.

٦. يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْأَجْسَامَ.

٧. أَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا.

٨. عَسَيْنَ أَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ.

٩. تَكَادُ الْمَرْأَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ.

١٠. إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ.

١١. كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ.

۱۲. عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ يَكُوْنُ وَرَائَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

۱۳. إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

۱. فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ.

۲. عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

۳. طَفِقَا [اٰدمُ وَحَوَّآءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ.

٤. عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ.

٥. تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ.

٦. لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيثًا.

۷. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا.

۸. قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا.

۹. ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُوْرٍ.

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ: ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

كان لي حصان عربي جميل المنظر سميناه بالغزال؛ لأنه كان سريع السير، حتى كاد أن يسبق السيارات، وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق (گھڑ دوڑ)، وفاز بكثير من الإنعامات، حتى صرت غنيا بسببه.

يوما رأيته قد أصبح مريضا وأوشك أن يموت، فظل قلبي متألما، وبادرت

إلى علاجه، وأنفقت عليه ألف ربية ليعود إلى حاله السابق، لكن لم يعد صحيحا كما كان أوّلا، وما انفكت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق أهلا للمسابقة، لكنه ما برح يجري جريا (معمولی چال) عاديا، فلم أزل أستعمله للركوب ما دام شابا قويا.

وكان ولدي الصغير يركبه فيفرح ويصهل، ليسرّ الولد، ويمشي به هونا، لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الأرض.

وكان يفهم القول والإشارة كالإنسان ويفعل ما يقال له، فكأن ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان. وفي السنة الماضية مرض ومات، فتأسفنا كثيرا، وبعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله إلى الآن.

اشعار

إنّ الغزال حصاننا قد كان كالإنسان
هو كان يفهم قولنا ويجيب دون لسان
ولد صغير يركبه فيسر كالفرحان
يمشي ويصهل فرحة يجري بالاطمئنان

اَلدَّرْسُ الْأَرْبَعُوْنَ

۱. أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ
مدح وذم کے افعال

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لیے ہے، اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمت کے لیے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے:

نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے)۔

بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم [نامی] مرد کا برا غلام ہے)۔

ان مثالوں میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ مقصود بالمدح اور مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خَالِدٌ اور عَاصِمٌ کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل وفاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شَيْءٌ) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَا هِيَ: اچھی چیز ہے وہ)۔

اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لیے منصوب ہے، (تمیز کا بیان چوتھے حصّے میں آئے گا) فعل وفاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں:

نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے)
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ [اَللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔
نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْأَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)۔

تنبیہ ۱: حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے، اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲: سَاءَ (برا ہونا، برا لگنا، بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ يَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

۲. صِيْغَتَا التَّعَجُّبِ
تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلَهُ اور أَفْعِلْ بِهِ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں:
مَا أَحْسَنَهُ یا أَحْسِنْ بِهِ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے)۔
اسی طرح هُ اور هِ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ

یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیّر نہیں ہوتا:

مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور

أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔

مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔

أَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ قد ہیں)۔

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيْدًا کے لفظی معنی ہوں گے ''کس چیز نے حسین (صاحبِ حسن) بنایا رشید کو'' گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ''رشید کتنا حسین ہے۔''

أَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ کے لفظی معنی ہوں گے ''رشید کو حسین سمجھ'' یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں ''بـ'' زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ: نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے، مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر (۴۸) میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لیے كَانَ اور مستقبل کے لیے يَكُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ أَطْيَبَ مَنْظَرِ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے، اور ثلاثی مجرد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے، لیکن